الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

ختم نبوت فورم کا ترجمان

ماہنامہ مجلہ

الخاتم ﷺ

INTERNATIONAL URDUMONTHLY **AL-KHATIM** GUJRANWALA PAKISTAN

جولائی 2016

جھوٹی نبوت کے دعویدار مرزا غلام قادیانی کا مختصر تعارف

مرزا غلام قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نازیبا کلمات

مسلمان کے بھیس میں چھپے ہوئے قادیانی کافر کی پہچان کیسے کی جائے؟

عیسیٰ علیہ السلام کے دو حلیے اور قادیانی شبہات کا ازالہ

ادیان سماویہ میں امن وسلامتی کا ذکر اور اہمیت

چیئرمین پیمرا کے نام کھلا خط

عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کا علمبردار ماہنامہ مجلہ الخاتم حاصل کرنے کے لیے وٹس ایپ پر اپنا مکمل پوسٹل اڈریس سنڈ کریں اور رسالہ حاصل کریں۔

وٹس ایپ نمبر یہ ہے **+92-3247448814**

قیمت 30 روپے

بیاد اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ — اعلحضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

ختم نبوت فورم کا ترجمان

ماہنامہ مجلہ

الخاتم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

INTERNATIONAL URDUMONTHLY **AL-KHATIM** GUJRANWALA PAKISTAN

جولائی 2016

مجلس ادارات

داور عزیز، پروفیسر طیب رضا، خالد محمود، علامہ ظفر اللہ شاہ (تکبیر چینل)

مدیر اعلیٰ

علامہ مفتی سید مبشر رضا القادری

بانی ادارہ کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ

نائب مدیر اعلیٰ

پروفیسر حافظ غلام محی الدین

مدیر

ضیاء رسول، ساحل کاہلوں

سرکولیشن مینجر

غلام نبی نوری

قانونی مشیر

رانا لیاقت علی خان ایڈووکیٹ

فہرست مضامین

نعت و نظم	2
اداریہ	3
اثبات عقیدہ ختم نبوت سورت فاتحہ کی روشنی میں، قسط نمبر 2	4
جھوٹی نبوت کے دعویدار مرزا غلام قادیانی کا مختصر تعارف	7
آیئے! اپنے عقائد کی تحقیق کر لی جئے	11
مرزا غلام قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نازیبا کلمات	16
مسلمان کے بھیس میں چھپے ہوئے قادیانی کافر کی پہچان کیسے کی جائے؟	19
غدار۔۔۔ابن غدار	23
بحیثیت رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	27
عیسیٰ علیہ السلام کے دو حلیے اور قادیانی شبہات کا ازالہ	30
ادیان سماویہ میں امن وسلامتی کا ذکر اور اہمیت	32
چیئرمین پیمرا کے نام کھلا خط	38

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں اور املاء کے اغلاط کی ذمہ داری مضمون نگار پر ہے۔

قیمت 30 روپے

ناشر: مفتی سید مبشر رضا، **مطبع:** رضا پبلیشنگ کمپنی لاہور، **مقام اشاعت:** گوجرانوالہ

رابطہ دفتر

کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ، گلہ اسماعیل والا، نذد گورے بیکرز گرجاکھ روڈ، گوجرانوالہ

+923247448814

لَم یَاتِ نَظِیرُکَ فِی نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اَلبَحرُ عَلَا وَالمَوجُ طَغیٰ من بیکس و طوفان ہو شربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہَوا موری نَیَّا پار لگا جانا

یَا شَمسُ نَظَرتِ اِلٰی لَیلِی چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدرٌ فِی الوَجہِ الاَجمَل خطہ ہالۂ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِی عَطَشٍ وَّسَخَاکَ اَتَم اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَا قَافِلَتِی زِیدِی اَجَلَک رحمے بر حسرت تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے دَرک دَرک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاھًا لِسُوَیعَاتٍ ذَہَبَت آں عہد حضو ر بار گہت
جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینہ کا جانا

اَلقَلبُ شَحٍ وَّالھَمُّ شُجُود دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کا سے کہوں میرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوحُ فِدَاکَ فَزِد حَرقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز نہ یہ رنگ میرا
ارشاد احبا ناطق تھا نا چار اس راہ پڑا جانا

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

کرے مباشرت بھی اور بچے جنے،کبھی کالو کالااور یلاش بنے
چوروں کی طرح آئے اس کا خدا،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

کبھی قادیان میں وہ اترتا ہے،کہیں بیوی بھی وہ کرتا ہے
کہیں عورت بنے وہ جعلی خدا،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

عربی زباں کی سمجھ ہی نہیں،انگریزی بھی جس کو آتی نہیں
ڈسٹرکٹ کو انگلش میں کہے ضلع،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

جہالت کا نمونہ دیکھا نہ ایسا،چہار شنبہ ہوتا ہے دن کون سا
ماہ صفر کو کہے چوتھا ماہ،لا شرم و حیا فی مذہب المرزا

الہاموں کو دیکھو تو لگتا ہے ایسے،نزلہ دماغ سے ِگرتا ہو جیسے
ننگی عورتوں کے خوابوں کا دلدادہ،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

عقد بھی باندھا مبارک بھی دی،اور کہا یہ لڑکی تمہاری ہوئی
ہوا نا پھر بھی اس سے نکاح،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

اس کے بارے جتنے الہام کیے،سب کے سب جھوٹے ثابت ہوئے
اک سلطان محمدی بیگم لے گیا،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

پھر کہا اس کا خاوند مرجائے گا،وہ کھا کے سر میں گولی نہ مرا
ہوا سلطان کے جیتے ہی مرزا فنا،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

ہیضے کو تلوار غضب کی کہا،اسکے خدا کا پھر ایسے تماشا ہوا
اسی ہیضے سے اسکو بچا نہ سکا،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

دست رواں حالت دگرگوں بھی تھی،اور ہیضے سے قے جاری بھی تھی
سر اُٹھتے ہی چارپائی سے ٹکرا گیا،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

اس نے جتنے بھی اس سے وعدے کیے،سب اسی کی ذلت کا باعث بنے
یہ خود اور خدا بھی جھوٹا تھا اسکا،لاشرم و حیا فی مذہب المرزا

ضیاءرسول

اداریہ

قادیانی اقلیت۔۔۔متفقہ آئین۔۔۔پھر تنقید کیوں؟؟

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کو ایک تاریخ ساز فیصلہ دیتے ہوئے قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا قانون ساز اسمبلی نے یہ فیصلہ کسی فردِ واحد کی خواہش پر نہیں بلکہ قائد اہلسنت امام شاہ احمد نورانی علیہ رحمہ کی قیادت میں تمام مسالک کے علماء بلکہ قادیانیوں کے اکابر کو مرزا طاہر کی قیادت میں اسمبلی میں بلوا کر بحث کروائی گئی جس میں سب کو آزادی کے ساتھ اپنے اپنے دلائل پیش کرنے کا موقع دیا گیا جب قادیانی دلائل نہ دے پائے تو تمام مسالک کے علماء کی موجودگی میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا جس کو تمام مسالک کے علما تمام قائدین اور قانون دانوں نے قبول کیا لیکن افسوس ایک طے شدہ قانون کو ایک سازش کے تحت چھیڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے جی چند قبل ایک نجی چینل کے اینکر نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیے جانے والے قانون کو چھیڑتے ہوئے کہا کہ مجھے ٹی وی انتظامیہ نے کہا کہ آپ اس موضوع پر آخری روزے میں گفتگو کریے گا۔اس نے مزید کہا کہ لیکن فی الحال میں آپ کے سامنے اپنا درد رکھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسلامی ریاست کسی کو اقلیت قرار دے سکتی؟یعنی یہ اسکے فتنہ کی ابتدا ہے اصل زہر تو شاید چاند رات کو اگلتا مگر مجاہدین ختم نبوت نے اپنا مثالی کردار ادا کیا کوٹ کچہری کے ذریعے قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا پیمرا کو بھی متنبہ کیا مگر افسوس کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی کوئی ٹس سے مس نہ ہوا کسی نے عدالت یا لیڈر نے عزت رسول ﷺ پر پہرا نہ دیا تو مجاہدین ختم نبوت نے سوشل میڈیا پر اپنے غم وغصہ کا اظہار کرنا شروع کر دیا حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے پیمرا نے قادیانیوں کے حامی نجی چینل کے اینکر پر پروگرام کرنے پر پابندی لگا دی صرف اسی حد تک ہوتا تو بہت اچھا تھا لیکن افسوس اس نام نہاد کو اسلام اور آئین کی روشنی میں جواب دینے والے غیرت مند اینکر شبیر ابو طالب کا پروگرام بھی بین کر دیا گیا جو ایک افسوس ناک معاملہ ہے۔میرا یہ سب عرض کرنے کا مقصد آپ کی توجہ اس آئین کی طرف کرانا جو ہمارے علماء اور سیاسی قائدین نے مشترکہ طے کیا تھا جب یہ طے ہو چکا تو پھر اس پر لب کشائی کیوں کی جا رہی ہے کیا صرف یہی قانون ہے جس پر آپ کو اعتراض کرنا آتے ہیں قانون کی باقی شقیں بھی تو ہیں ان بارے آپ لب کشائی کیوں نہیں کرتے؟؟شاید اسی لیے کہ اس میں آپ کی ریٹنگ نہیں بڑے گی اور عالمی برادری کی ہمدردی بھی نہیں ملے گی۔اور ذاتی مفادات بھی نہیں حاصل کر پائینگے؟؟تو جناب کچھ خوف خدا کریں اسلامی قوانین آپ کی ریٹنگ نہیں ایمان کا حصہ ہیں اگر اسلام کا ریڈ زون کراس کرنے کی کوشش کرینگے تو اس پر نقصان کا بھی اندیشہ ہے اس لیے جو متفقہ آئین ہے بالخصوص جن کا دین سے تعلق ہے ان پر زبان درازی سے پرہیز کیا جائے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور قانون ساز اسمبلی کے نمائندوں سے بھی عرض کروں گا کہ آپ بھی مسلمان ہیں آپ پر بھی لازم ہے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت پر پہرا دیں اور اپنی آخرت کے لیے سامان پیدا کریں ہم اہلسنت پُر امن لوگ ہیں قانون اور امن کی بات کرتے ہیں مگر نبی ﷺ کی عزت اور ناموس سے بڑھ کر کوئی شے نہیں رکھتے۔آپ کی خدمت میں یہی درد بھری اپیل ہے کہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے عملی جدوجہد کریں میڈیا پر آنے والے اسلام دشمن اینکر کو فی الفور بین کیا جائے جس چینل پر ختم نبوت یا ناموس رسالت ﷺ پر حملے کا منصوبہ بنے یا کسی طرح کے انتشار کی راہ ہموار ہو اسکو چینل کا لائسنس کینسل کیا جائے اسی میں اسلام اور ملک پاکستان کی عزت ہے۔

القرآن

اثبات عقیدہ ختم نبوت سورت فاتحہ کی روشنی میں

قسط نمبر 2

علامہ مفتی سید زین العابدین شاہ

اللہ سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے:

اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ ہم کو سیدھا راستہ چلا (ترجمہ کنزالایمان)

اس دعا کو سورت فاتحہ کے وسط میں رکھا گیا تا کہ انسان اللہ سبحانہ وتعالی کی حمد وثنا کر کے اپنے دل دماغ اور پورے بدن پر اس کے بے پایاں احسانات کو طاری کر کے بعجز وانکسار اس کے حضور سر جھکا کے اس سے سیدھا راستہ طلب کرے تا کہ اِس جہاں اور اُس جہاں میں عزتوں کے تاج اسے پہنائے جائیں" سیدھے راستے" سے مراد ہے انسان کا اپنے قوائے ثلاثہ کو تعلیمات نبویہ کے تابع کرنا، اگر انسان ان تینوں قوتوں پر غالب ہو تو وہ صراط مستقیم پر گامزن ہے اور اگر یہ قوتیں انسان پر غالب آجائیں تو وہ ذلت ورسوائی کے گڑھے میں لمحہ بہ لمحہ گرتا رہتا ہے۔

ان قوائے ثلاثہ کی روشنی میں مرزا قادیانی کی سیرت وکردار کا جازہ لیا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ ملہم مجدد محدث ابن مریم یا معاذ اللہ نبی پاک کا ظل بروز یا دوسرا جنم جیسے دعوے تو کیا اسے آدمی کہنا آدمیت کی توھین اور انسان کہنا انسانیت کی توھین ہے۔

سب سے پہلے ہم قوائے ثلاثہ کی وضاحت اور اس کا مطلوب و مردود ہونا بیان کریں گے پھر ان کی روشنی میں بالتفصیل مرزا قادیانی کی سیرت وکردار کو بلا تبصرہ بیان کریں گے تا کہ احقاقِ حق اور ابطالِ بطل ہو۔

اللہ عزوجل نے ہر انسان میں تین قوتیں رکھی ہیں: (1) عقل کی قوت (2) غضب کی قوت (3) اور شہوت کی قوت۔ ان تینوں قوتوں میں افراط وتفریط یعنی زیادتی اور کمی ظلم اور گمراہی ہے جبکہ اعتدال یعنی میانہ روی مطلوب ہے اور یہی سیدھی راہ ہے۔

عقل کی قوت ایسی قوت ہے جس کے ذریعے انسان غور وفکر کرتا ہے۔ (ا) عقل کی قوت میں تفریط یہ ہے کہ جہاں اسے استعمال کرنا چاہیے وہاں ہم اسے استعمال نہ کریں، اس سے کند ذہنی اور حماقت جنم لیتی ہے (ب) اور عقل کی قوت میں افراط یہ ہے کہ ہم اس کا وہاں بھی استعمال کریں جہاں اس کا استعمال کرنا بے معنی اور لایعنی ہے اسے رعونت کہتے ہیں (ج) اور اگر عقل کی قوت میں اعتدال ہو تو اسے حکمت کہتے ہیں جو کہ مطلوب ہے اور یہی سیدھی راہ ہے جس کی دعا ہر مسلمان حالت نماز میں کرتا ہے (ا) غضب کی قوت میں اگر تفریط ہو تو اسے بزدلی کہتے ہیں (ب) اور اگر افراط ہو تو اسے رعونت کہتے ہیں (ج) اور اگر اعتدال ہو تو اسے شجاعت کہتے ہیں جو کہ مطلوب ہے اور یہی سیدھی راہ ہے، اگر کسی کو غصہ نہ آئے تو وہ بزدل ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں، بے غیرت ہے اور غصہ کا نہ آنا کوئی شریعت کا مطالبہ نہیں ہے۔ اور جسے بلاوجہ غصہ آئے یا ایسی جگہ غصہ کھائے جہاں غصہ نہیں کھانا چاہیے تھا تو یہ رعونت ہے۔ اور جو اللہ کے دین کے لیے

غصہ کرتا ہے اور اپنے نفس کے لیے غصہ پی جاتا ہے تو یہ اعتدال ہے اور اسی کا نام شجاعت ہے۔ یہ البتہ واضح رہے کہ بعض اوقات انسان غصہ اپنے نفس کے لیے کر رہا ہوتا ہے لیکن نام دین کا لیتا ہے، یہ بھی درست نہیں ہے بلکہ زیادہ خطرناک ہے۔غضب کی قوت سے صرف غصہ نہیں پیدا ہوتا بلکہ بغض، نفرت، عداوت اور رعونت وغیرہ کئی قسم کے رذائل پیدا ہوتے ہیں۔(ا) شہوت کی قوت میں اگر تفریط ہو تو یہ نامردی ہے۔(ب) اور اگر شہوت کی قوت میں افراط ہو تو ہوس ہے (ج) اور اگر اس میں اعتدال ہو تو یہ عفت ہے اور یہی دین میں مطلوب ہے اسی کو سیدھی راہ کہتے ہیں۔یعنی ہمارا دین نہ تو ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی شہوت کی قوت کو دبا دیں اور نہ یہ کہ اسے جڑ سے ہی ختم کر دیں۔ان دونوں صورتوں کا نتیجہ اپنی نسل کا خاتمہ ہے جو کہ فطرت کے خلاف ہے۔اسی طرح ہمارے دین کا یہ بھی تقاضا نہیں ہے کہ ہم اپنی شہوت کو بے لگام چھوڑ دیں کہ حلال وحرام کی پرواہ نہ رہے۔اور اگر قوت شہوت کو حلال میں استعمال کیا جائے جیسا کہ نکاح وغیرہ میں اور حرام سے بچایا جائے تو اسے عفت کہتے ہیں۔

شہوت کی قوت سے بھی صرف شہوت ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ لالچ، حرص، طمع اور ہوس وغیرہ جیسے کئی رذائل پیدا ہوتے ہیں، اس تفصیل سے مرزا قادیانی کا ”مقدس“ مکروہ چہرہ واضح ہوجاتا ہے

آم یا اُم

مرزا کی عقل اور مبلغ علم ذکر حبیب: 163 از مفتی محمد صادق قادیانی بعنوان ”آم اُم“ میں لکھتا ہے: ”(مرزا) آم کے لفظ کے متعلق گاہے فرمایا کرتے تھے کہ لفظ اُم سے نکلا ہے۔عربی زبان میں اُم ماں کو کہتے ہیں۔جیسا کہ بچہ ماں کے پستان چوستا ہے۔ایسا ہی آم کو بھی مُنہ میں ڈال کر چوستا ہے۔اس مشابہت کیوجہ سے اس کا نام آم ہوا“۔

حضور ﷺ کے گیارہ بیٹے

مرزا لکھتا ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے روحانی خزائن: 20/ 414 تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے روحانی خزائن: 23/ 299

مرزا قادیانی کی قوت شہویہ کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمایئے، جس سے خوب واضح ہوگا کہ اس قسم کے خیالات کتنے گھٹیا کمینے اور رذیل انسانیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

مرزا لکھتا ہے” ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔اور دو مرضیں یعنی ذیابطیس اور ”دردسر مع دوران سر“ (قارئین ان دولفظوں پہ غور فرمائیں جنہیں ہم نے کومے لگا کے واضح کیا ہے یہ تو عورتوں کے ایام مخصوصہ کی حالت ہے) قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔اس لیئے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔اس لیئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا بحوالہ: روحانی خزائن: 15/ 203

مفتی صادق قایانی نے مرزا کی” نیک نامی“ کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ مرزا تھیٹر جانے والوں کو منع نہیں کرتا تھا اور خود بھی تھیٹر جایا کرتا تھا ذکر حبیب: 20 ”حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ رہا کرتی تھی۔ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) بیٹھ کر لکھنے

پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں کھرا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آنکلی اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا: ''انہوں کچھ دیدا ہے'' یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔'' (بحوالہ ذکر حبیب از مفتی صادق صفحہ 38)''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتا نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی: 'ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ایں۔'' یعنی جی ہاں جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔'' خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمھاری حس کمزور ہو رہی ہے اور تمھیں پتا نہیں لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہوں۔ مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ بھانو مذکورہ قادیان کے ایک قریب کے گانوں میں بسرا کی رہنے والی تھی اور اپنے ماحول کے لحاظ سے اچھی مخلصہ اور دیندار تھی۔'' (سیرۃ المہدی از مرزا بشیر احمد جلد اول صفحہ 722 روایت نمبر 780 طبع چہارم) ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ قادیانی لچا لفنگا اور بدمعاش تو تھا مگر صراط مستقیم پر بالکل نہ تھا، یہ گمراہی کے راستوں پہ چلتا ہوا ارتداد تک پہنچا اور آخرت میں ان شاءاللہ دائمی جہنم ٹھکانہ ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں ہر لحظہ صراط مستقیم پہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آن لائن بذریعہ وٹس ایپ
4 سالہ درسِ نظامی (عالم دین کورس)

کاروباری اور مصروف مرد و خواتین کے لیے گھر بیٹھے علمِ دین حاصل کرنے کا انتہائی سنہری موقع، اگر آپ عالم دین بننا چاہتے ہیں، صرف و نحو، ادب عربی، تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، منطق، فلسفہ، بلاغت، علم کلام، رد مستشرقین، کمپیوٹر، لغات وغیرھا علوم سیکھنا چاہتے ہیں تو آپ جلد از جلد رابطہ کریں کیوں کہ یہ تمام علوم اب آپ اپنے گھروں میں بیٹھ کر سیکھ سکتے ہیں اور وہ بھی انٹرنٹ پر، آپ چاہیے دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتے ہوں۔ ہمارا ادارہ آن لائن علومِ دینیہ کروانے کا ایک منفرد ادارہ ہے جس میں فی الوقت 250 کے قریب طلباء و طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

ہمارا وٹس ایپ نمبر یہ ہے اس نمبر پر آپ فون بھی کر سکتے ہیں۔

+92-3247448814

ہماری ویب سائٹ ''عالم آن لائن ڈاٹ آرگ'' پر رجسٹرڈ فارم فل کریں اور ہم کو وٹس ایپ پر اطلاع دیں

www.aalimonline.org

جھوٹی نبوت کے دعویدار

مرزا غلام قادیانی کا مختصر تعارف

ترتیب وتزین

علامہ مفتی سید مبشر رضا القادری

ضروری گزارش: مسلم شریف کی حدیث کا جاری سلسلہ اگلے شمارے میں شامل کیا جائے گا

بدگفتار، لعنتی کردار، ہرزہ سرائی میں منہ زور، نبوت کا چور، جھوٹ کا مجسمہ، انگریز کے بوٹ کا تسمہ، خواہشات کا بندہ، سوچ کا گندہ، عادات ذلیل، فطرت رزیل، بدشکل، کوتاہ عقل، مکروہ خد وخال، بے ڈھنگی چال، ایک آنکھ سے کانا، کفر میں سیانا، دل سیاہ، ضمیر ٹھاہ، فرنگی کا غلام، دشمن خیر الانام ﷺ، گالیوں کی برسات، ارتداد کی سیاہ رات، ایمان کا شکاری، درِ انگریز کا بھکاری، دولت کا حریص، منافقت کا مریض، اخلاق کا قاتل، سراپا باطل، ننگ شرافت، لائق حقارت، فتنہ ساز، نوسرباز، علامت فساد، منکر جہاد کلیسا کا پجاری، ملکہ وکٹوریہ پہ صدقے واری، امام دجل وتلبیس، باعث فخر ابلیس، پیشوائے مرتدین، رہنمائے زندیقین، منکر حدیث، ازلی خبیث، غدار ابن غدار، انگریز کا زلہ خوار، کافر کبیر، زلف ملکہ وکٹوریہ کا اسیر، مسیلمہ کذاب کا ترجمان، اسود عنسی کا نشان، کفر کی برہان، شیطان کی پہچان، دشمن قرآن، بانی فتنہ قادیان، شخصیت بڑی شیطانی ہے، نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

یہ ننگ انسانیت بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک پسماندہ گاؤں" قادیان" میں پیدا ہوا۔ مرزا غلام قادیانی کو اپنی تاریخ پیدائش پر شک تھا اس لیے وہ لکھتا ہے کہ میں 1839 یا 1840 کو پیدا ہوا۔

اپنی پیدائش کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں یوں لکھتا ہے۔" میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا......اور میرا سر اس کے پاؤں میں تھا۔" (تریاق القلوب صفحہ 351، روحانی خزائن صفحہ 479 جلد 15 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضی تھا جس نے تمام عمر اسلام دشمن طاقتوں کے ایجنٹ کے طور پر گذاری اور نماز کبھی نہ پڑھی۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی تھا۔ مرزا قادیانی کو بچپن میں دسوندی اور سندھی کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ مرزا قادیانی نے 'کتاب البریہ' کے صفحہ 134 پر اپنی قوم مغل (برلاس) بتائی اور لکھا کہ میرے بزرگ ثمرقند سے پنجاب میں وارد ہوئے تھے لیکن اس کتاب کے صفحہ 135 کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ میرے الہامات کی رو سے ہمارے آباؤ اولین فارسی تھے اور 1900ء تک اسی موقف پر قائم رہا۔ 5 نومبر 1901ء کو رسالہ" ایک غلطی کا ازالہ" شائع کیا جس کے صفحہ 16 پر لکھا کہ میں" اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی"۔ اس کے ایک سال بعد اپنی کتاب" تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ 40 پر لکھا کہ میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے تھے اور اپنی کتاب" چشمہ معرفت" میں اپنے آپ کو چینی الاصل ثابت کرنے کی کوشش کی۔

اپنی تعلیم سے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے" جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں ...ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے... میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا، ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر (استاد کا احترام ملاحظہ فرمائیں) رکھ کر قادیان میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا، حاصل کیا" (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ 162،163 مندرجہ روحانی خزائن جلد13 صفحہ 180،181 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے تعلیم ادھوری چھوڑی اور اب تعلیم کے علاوہ دیگر مصروفیات کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے" میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کیلئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے، انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک ان کاموں میں مشغول رہا مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔ اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا رہا"۔ (کتاب البریہ صفحہ 164 مندرجہ خزائن جلد13 صفحہ 182 از قادیانی)

مرزا قادیانی کو چڑیا پکڑنے کا شوق تھا اور انہیں سرکنڈوں سے ذبح کر لیتا۔ قادیان کے چھپڑ میں تیراکی کا شوق تھا۔ اکثر جوتا الٹا سیدھا پہنا کرتا تھا۔ چابیاں ریشمی ازار بند کے ساتھ باندھا کرتا تھا۔ اوپر والے کاج میں نیچے والا بٹن اور نیچے والے کاج میں اوپر والا بٹن اکثر لگا تا اور جرابیں بھی الٹی پہنتا یعنی ایڑھی والا حصہ اوپر ہوتا۔ پسندیدہ بیٹھنے کی جگہ پاخانہ کیلئے استعمال ہونے والا کمرہ تھا جہاں کنڈی لگا کر دو، تین گھنٹے بیٹھا رہتا تھا۔ مرزا قادیانی کی طبیعت آوارہ اور فضول خرچی کا شوق غالب تھا۔ سیرت المہدی جلد اول صفحہ 34 پر مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنے باپ کا واقعہ اپنی والدہ کے حوالے سے لکھتا ہے " بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ 700 روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو بہلا پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے"۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 34 از مرزا بشیر احمد)

اب گھر جاتا تو جوتے پڑتے اسی لئے گھر جانے کی بجائے سیالکوٹ کی کچہری میں 15 روپے ماہوار پر بطور منشی ملازم ہوگیا۔ سیرت المہدی کے مطابق مرزا قادیانی کی سیالکوٹ کی کچہری کی مدت ملازمت 1864ء تا 1868ء ہے۔ مرزا احمد علی شیعی اپنی کتاب دلیل العرفان میں لکھتے ہیں کہ "منشی غلام احمد امرتسری نے اپنے رسالہ " نکاح آسمانی " کے رازہائے پنہائی میں لکھا تھا کہ

مرزا نے زمانہ محرری میں خوب رشوتیں لیں۔ یہ رسالہ مرزا کی وفات سے آٹھ سال پہلے 1900ء میں شائع ہوگیا تھا مگر مرزا قادیانی نے اس کی تردید نہیں کی۔اسی طرح مولوی ابرہیم صاحب سیالکوٹی نے "مناظرہ روپڑ" میں جو 22-21 مارچ 1932ء میں ہوا، ہزار ہا کے مجمع میں بیان کیا کہ مرزا صاحب نے سیالکوٹ کی نوکری میں رشوت ستانی سے خوب ہاتھ رنگے اور یہ سیالکوٹ ہی کی ناجائز کمائی تھی جس سے مرزا صاحب نے چار ہزار روپیہ کا زیور اپنی دوسری بیگم کو بنوا کر دیا" (روداد مناظرہ روپڑ مطبوعہ کشن سٹیم پریس جالندھر ص35)

رشوت خوری کا ایک نرالا اچھوتا اور ماڈرن انداز بھی ملاحظہ ہو:

"ہمارے نانا فضل دین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کچہری سے واپس آتے تو چونکہ آپ اہلمد تھے مقدمے والے زمیندار ان کے مکان تک پیچھے آجاتے"۔(یا مرزا قادیانی خود لے آتا، راقم) (سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 93) دورانِ ملازمت قانون کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور مختاری کا امتحان دیا مگر امتحان میں کامیاب نہ ہوا اور منشی سے آگے نہ بڑھ سکا۔اسی دوران انگریزی ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے ڈی سی آفس میں مرزا قادیانی سے ملاقات کی۔گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا۔ یہ فرد واپس اپنے ملک روانہ ہوگیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو، جواب دیا کہ میں نوکر ہوگیا ہوں اور پھر بغیر مرسل کے پتہ کے منی آرڈر ملنے شروع ہوگئے۔مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی، بحث و مباحثہ، اشتہار بازی اور کفر وارتداد پر مبنی تصانیف کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

پھر مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ وہ کتاب لکھے گا جو پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی لہٰذا تمام مسلمان مخیر حضرات اس کی طباعت وغیرہ کیلئے پیشگی رقوم ارسال کریں۔مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق لوگوں نے پچاس جلدوں کی رقم پیشگی بھجوادی۔مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کے نام سے اس کتاب کو لکھا۔ پانچ جلدیں مکمل ہونے پر کیا اعلان کیا،لوگوں کے پیسے ہڑپ کرنے کیلئے کیا مضحکہ خیز دلیل دی ملاحظہ ہو۔" پہلے پچاس لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے 85 کے قریب کتابیں لکھیں۔ان کتابوں کو علیحدہ علیحدہ بھی شائع کیا گیا اور 23 جلدوں میں روحانی خزائن کے نام سے ایک مجموعہ کی شکل میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ان کتابوں میں مرزا قادیانی نے سینکڑوں دعوے کئے۔اس نے بتدریج خادم اسلام، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح ظلی و بروزی نبی، مستقل نبی، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔حقیقت میں تو نبی، مہدی، مسیح، مجدد، عالم فاضل ہونا تو دور کی بات ہے مرزا غلام احمد قادیانی انسان بھی نہ تھا۔خود اپنی ذات کے متعلق ایک شعر کہتا ہے کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(بشر کی جائے نفرت یعنی بول و براز کا مقام)

مرزا قادیانی کی پہلی شادی حرمت بی بی سے ہوئی جس کو لوگ" پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے۔جس سے دولڑکے مرزا سلطان

احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔اس کے بعد کافی عرصہ تک پہلی بیوی سے مباشرت ترک کئے رکھی۔پھر پچاس سال کی عمر میں دوسری شادی کرلی۔مرزا قادیانی کی دوسری بیوی کا نام نصرت جہاں بیگم ہے، جس سے پچاس سال کی عمر میں شادی رچائی۔

نصرت جہاں بیگم ماڈرن خاتون تھی اور مرزا قادیانی کے مریدوں کے ساتھ قادیان سے لاہور سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے کئی دن خریداری کیلئے لاہور میں گزارہ کرتی تھی۔اگرچہ مرزا قادیانی دائمی مریض تھا اور نامردی کا اقرار بھی کرتا تھا تاہم اولاد کثرت سے ہوئی جس کی تعداد دس تھی۔

مرزا قادیانی کی زندگی کا سب سے دلچسپ واقعہ محمدی بیگم سے نکاح کی خواہش کے متعلق ہے جس پر وہ دل ہار بیٹھا اور اسے حاصل کرنے کیلئے عجیب وغریب ہتھکنڈے استعمال کیے جن میں سب سے زیادہ دلچسپ یہ اعلان تھا کہ" خدا نے آسمان پر محمدی بیگم سے میرا نکاح کردیا ہے اور وہ ضرور میری ہوگی" لیکن نکاح نہ ہونا تھا، نہ ہوا البتہ محمدی بیگم کے والدین نے اس کی شادی سلطان محمود سے کردی اور اللہ پاک نے محمدی بیگم کو تین بیٹے عطا کئے۔چونکہ محمدی بیگم بھی مرزا قادیانی کے خاندان سے تھی اور خاندان والوں نے اس کا نکاح دوسری جگہ کروادیا تھا۔مرزا قادیانی کی پہلی بیوی نے اس مسئلہ پر خاندان والوں سے قطع تعلق نہ کیا جس وجہ سے مرزا قادیانی نے اس کو طلاق دے دی۔

قادیانی مرزا قادیانی کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں لیکن ہم جھوٹ کے اس پہاڑ کو سچائی کی ٹھوکر سے اڑاتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ بدخصلت اس فرش خاکی پہ جنم لینے والا ابدترین انسان تھا جس کے رگ وریشے پر شیطان کی حکمرانی تھی، جس کا دماغ ابلیسی سازشوں کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جس کا دل کفر وارتداد کا اندھا کنواں تھا، جس کا باطن قبر کی تاریکی سے زیادہ کالا تھا اور جس کی زبان گالیوں اور گستاخیوں کی مشین گن تھی۔یہ شخص شراب وافیون کار سیا تھا۔زنا جیسے فعل شنیع کا عادی تھا۔بے غیرت وبے حیا تھا۔جاہل مطلق اور مخبوط الحواس تھا۔بے ہودہ شاعری کرنا اس کا شوق تھا۔جھوٹ بولنا اور فراڈ کے ذریعہ لوگوں سے رقم حاصل کرنا اس کی سرشت میں داخل تھا۔چور اور لٹیرا تھا۔اسلام اور ملت اسلامیہ کا غدار اور یہود ونصاری کا پالتو تھا۔اس کی زبان پلید نے دعوی نبوت اور جہاد کے حرام ہونیکا اعلان کیا۔

دنیا میں بہت سے گمراہ اور جھوٹے مدعی نبوت گذرے ہیں جنہوں نے ایک آدھ دعویٰ کیا مگر مرزا قادیانی کے دعوؤں کا کوئی حد اور شمار نہیں۔مرزا قادیانی نے سینکڑوں دعوے کر کے تمام مدعیان نبوت سے کفر اور دجل میں سبقت لے گیا۔دعوؤں کی کثرت کی وجہ سے مرزائی امت بھی مرزا قادیانی کا تعین نہیں کرسکی کہ وہ کیا چیز ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی مجدد زماں یا امام دوراں یا مہدی زماں ہونے کا دعوے دار تھا۔کوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود ہونے کا دعوے دار تھا۔کوئی کہتا ہے کہ لغوی یا مجازی یا بروزی یا ظلی نبی ہونے کا دعوے دار تھا اور کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی غیر تشریح نبی تھا اور کوئی اسے صاحب شریعت اور مستقل نبی مانتا ہے۔

مرزا قادیانی اپنی تمام تر خباثتوں اور باطل دعووں سمیت ہیضہ کے مرض (جسے مرزا قادیانی قہر الٰہی کا نشان اور ہیضہ سے

بقیہ صفحہ 26 پر

حی علی الفلاح

آئیے ! اپنے عقائد کی تحقیق کر لیجئے

گذشتہ سے پیوستہ

ضیاء رسول

قارئین کرام! جیسا کہ میں نے اپنے سابقہ مضمون میں بیان کیا کہ مرزا غلام قادیانی نے اپنے سچا یا جھوٹا ہونے کا معیار اپنی پیشگوئیاں بتائی ہیں اور قادیانی حضرات کو بھی پیغام دیا کہ وہ اپنے مسیح کی پیشگوئیوں کا لازمی مطالعہ اور تحقیق کریں اور ہم نے اس کی چند ایک پیشگوئیوں کو اس رسالہ میں بھی پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا تو ہم سب سے پہلے مرزا غلام قادیانی کی ایک مشہور زمانہ پیشگوئی جو محمدی بیگم مرحومہ مغفورہ سے متعلق ہے اس کو پیش کرتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے ہمارے لیے اس پیشگوئی کا پس منظر جاننا نہایت ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ پیشگوئی کرنے کی نوبت کیوں پیش آئی اور کیا وہ وجہ تھی کہ مرزا غلام قادیانی اپنی موت تک محمدی بیگم مرحومہ مغفورہ سے شادی کا خواہش مند رہا۔

محمدی بیگم کی پیش گوئی کا پس منظر

پس منظر اس پیشگوئی کا یوں ہے کہ مرزا قادیانی کے قریبی رشتہ داروں میں ایک کم سن لڑکی محمدی بیگم کے نام سے تھی جسکی عمر اس وقت چودہ یا پندرہ سال تھی مرزا قادیانی کا اس پر دل آگیا لیکن عمر کا بہت زیادہ فرق ہونے کی وجہ سے اسکا رشتہ مانگنے کی ہمت نہ ہوتی تھی کیونکہ مرزا قادیانی کی عمر اس وقت پچاس سال سے تجاوز کر چکی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی مہلک امراض میں بھی گرا ہوا تھا فقط اتنا ہی نہیں اپنی دوسری شادی جو اس واقعہ کی ابتدا سے لگ بھگ نو یا دس سال قبل ہو چکی تھی اس سے پہلے ہی مرزا قادیانی کی حالت مردمی بھی کالعدم ہو چکی تھی جیسا کہ موصوف خود لکھتے ہیں:

”جب شادی کے متعلق مجھ پر وحی مقدس نازل ہوئی تھی تو اس وقت میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر بھی بکلی دور نہ ہوا تھا۔ اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا کیونکہ میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی“۔ (روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 587)

یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے ساتھی مولوی حکیم نورالدین سے مردانہ طاقت کا نسخہ بنوا کر استعمال کیا جس کو بعد میں الہامی نسخہ ”زدجامِ عشق“ کا نام دیا گیا یاد رہے اس نسخہ میں افیون بھی استعمال ہوتی تھی اور افیون اس نسخہ کا جزلازم تھا۔ ملاحظہ فرمائیں سیرت المھدی حصہ سوئم صفحہ نمبر 548 روایت نمبر 569۔

اب پچاس سال سے زائد عمر کے بوڑھے شخص کو یہ طاقت کے نسخے کہاں تک اثر دکھا سکتے تھے جبکہ وہ اس کے علاوہ بھی بے شمار بیماریوں میں گھرا ہوا تھا تو اس عمر میں انسانی کمزوری خواہ کسی قسم کی بھی ہو ختم کرنا ممکن نہیں ہوتا شاید یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی کے بچے جو پیدا ہوتے تھے وہ انتہائی کمزور ہوتے تھے اور پیدا ہوتے ہیں یا پیدا ہونے کے چند ماہ بعد تک فوت ہو جاتے، عصمت جو 1886

میں پیدا ہوئی اور 1891 میں فوت ہوگئی بشیر احمد اول 1887 میں پیدا ہوا اور ایک سال بعد وہ بھی فوت ہوگیا اسی طرح شوکت 1891 میں پیدا ہوئی اور 1892 میں وہ بھی مرگئی مبارک احمد جو 1899 میں پیدا ہوا اور 1907 میں وہ بھی فوت ہوگیا امتہ النصیر 1903 میں پیدا ہوئی اور سند ماہ بعد وہ بھی مرگئی ملاحظہ فرمائیں سیرت المھدی حصہ اول صفحہ نمبر 47 روایت نمبر 59، اور مرزا احمد بیگ قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے ان تمام باتوں سے آگاہ تھا اور خوب جانتا تھا کہ مرزا جی کن جسمانی کمزوریوں میں مبتلا ہیں نیز اسکی اخلاقی اور سماجی حالت بھی اس کے سامنے تھی۔ لیکن جب مرزا احمد بیگ کو اس کی ایک مجبوری مرزا قادیانی کے پاس کھینچ لائی، اسے اپنے کسی جائیداد کی منتقلی کے معاملے میں مرزا قادیانی کے دستخط کی ضرورت تھی اس نے کچھ زمین اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام ہبہ کروانی تھی قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے ہبہ نامہ پر مرزا قادیانی کے دستخط ضروری تھے جب وہ اس غرض سے مرزا قادیانی کے پاس آیا تو مرزا جی کے دل میں دبی ہوئی عشق کی چنگاڑی بھڑک اٹھی کہ موقع اچھا ہے اور اونٹ پہاڑ کے نیچے آچکا ہے اسکی اس مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کیوں نہ اس سے اس کی لڑکی محمدی بیگم کا رشتہ مانگ لیا جائے اس غرض کے لیے مرزا قادیانی نے اپنے معروف ہتھیار جسے کے روحانی چکر کہا جاتا ہے چلانے کا فیصلہ کیا کچھ عرصہ ٹال مٹول کے بعد مرزا قادیانی نے اسے کہا کہ میں ہر کام میں اپنے خدا سے مشورہ کرتا ہوں اس لیے میں یہ مشورہ کرکے ہی بتاوں گا کہ میں دستخط کروں یا نہیں، چنانچہ مرزا قادیانی نے یہ خود ساختہ استخارہ کیا اور احمد بیگ سے کہا:

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا ہے کہ اس شخص کی دختر کلاں محمدی بیگم کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اس شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاوگے جو اشتہار 20 فروری 1886 میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔ یہ تمام واقعات خود مرزا قادیانی نے روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 285/86 پر لکھے ہیں۔

دوستو! یہاں چند باتیں انتہائی غور طلب ہیں جن کو اسی مرحلے سے ساتھ لے کر چلیں تو اس پیش گوئی کی نسبت آگے جا کر بہت سی باتیں واضح ہوں گی کیونکہ جب کبھی قادیانی حضرات سے اس پیشگوئی پر بات کی جاتی ہے تو وہ اپنی طرف سے اس میں بہت سی باتیں اور شرائط شامل کرکے دھوکہ دیتے ہیں کہ ایک تو یہ پیش گوئی توبہ سے مشروط تھی دوسرا یہ پیش گوئی محمدی بیگم کے بیوہ ہونے سے مشروط تھی تیسرا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس پیش گوئی کا اصل مقصد محمدی بیگم کے خاندان کو راہ راست پر لانا تھا کیونکہ وہ اسلام کے بہت مخالف تھے اسلام سے۔ بہت دور تھے دہریہ تھے وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہ مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ وہ اپنے علاوہ چاہے کوئی مسلمان ہو یا غیر مسلم سب کو اسلام کا دشمن اور انبیاء کا گستاخ اور دہریہ کہا کرتا تھا حالانکہ اسلام

دشمنی میں خود مرزا قادیانی سب سے آگے تھا۔اس کو اس کا ہر مخالف اسلام دشمن اور دہریہ لگتا تھا کیونکہ مرزا قادیانی کے نزدیک بس وہی اسلام تھا جو وہ پیش کرتا تھا اس کے علاوہ باقی پوری دنیا کے مسلمان کافر تھے اور ان کے اسلام کو مردہ اسلام کہا کرتا تھا۔

مرزا قادیانی نے اپنا ایک خود ساختہ خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ میری خواب میں آنحضور ﷺ تشریف لائے اور انہوں نے مجھ سے میری کتاب مانگی میں نے دے دی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ کتاب ہے جس سے اسلام زندہ ہوگا۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 274/75

قادیانی حضرات کے لیے یہاں ایک انتہائی غور طلب مقام ہے کہ اس خواب میں جس کتاب کا ذکر ہو رہا ہے وہ وہی کتاب براہین احمدیہ ہے جس میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا دوبارہ نزول نہ صرف خود تسلیم کرتا تھا بلکہ اسے قرآن و حدیث سے ثابت کرتا تھا اسی کتاب میں وہ ثابت کرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ اللہ پاک کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد دعوی نبوت کرنے والا کافر اور کاذب ہے،اسی میں وہ وحی نبوت و رسالت کو تابقیامت منقطع ثابت کرتا تھا اسی میں وہ امام مھدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دو الگ شخصیات ثابت کرتا تھا غرضیکہ اس کتاب میں اس نے اسلام کے تمام نبیادی عقائد کو تسلیم کیا جن سے بعد میں اس نے انحراف کیا اور ان سب عقائد کو خلاف قرآن و حدیث قرار دے دیا تو اگر اس خواب کو سچ مانا جائے تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ نہ بتایا کہ مرزا جی یہ کیا جھوٹ بولے ہوئے ہیں کتاب میں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے ہیں دو ہزار سال پہلے اور تم نے اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ زندہ ہیں دوبارہ آئیں گے؟(نقل کفر کفر نا باشد) کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان عظیم اور شان اقدس میں بدترین گستاخی نہ ہے کہ خلاف واقع اور خلاف قرآن عقائد اور تمام کے تمام وہ عقائد جو اسلام کے بنیادی عقائد ہیں کو ناپسند فرمانے اور ان کی تصحیح فرمانے کی بجائے تعریف کر رہے ہیں؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کی جاسکتی ہے کہ نعوذ باللہ انہوں نے اسلام کے تمام بنیادی عقائد کے غلط ہونے پر کوئی ملامت نہ فرمائی ان کی درستی نہ فرمائی بلکہ ان کی تعریف کر دی؟ کیا تم شعور نہیں رکھتے؟

خیر مرزا قادیانی نے یہاں لکھا کے اسلام اس کتاب سے دوبارہ زندہ ہوگا جو کہ بعد میں الٹ ہوا اور اس کتاب کے مطابق والا اسلام مردہ اسلام قرار پایا موصوف کے نزدیک اور جو اس کتاب کے خلاف تھا وہ زندہ اسلام کہلایا۔اس کے مزید ثبوت بھی حاضر خدمت کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

جس اسلام میں آپ (مرزا قادیانی) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ (مرزا قادیانی) کے مسئلہ کا ذکر نہیں اسے آپ (مرزا قادیانی) اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۸۵ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴

قادیانی حضرات کے لیے انتہائی توجہ طلب مقام ہے کہ کیا مرزا قادیانی سے پہلے چودہ سو سال تک اسلام میں یہ شرط موجود تھی کہ مرزا قادیانی پر بھی ایمان لانا ہے؟ جبکہ اللہ پاک نے دین اسلام کو چودہ سو سال پہلے مکمل فرمادیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے :اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

ترجمہ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 3)

جب دین چودہ سو سال پہلے مکمل ہو گیا اور اس میں مرزا قادیانی پر ایمان لانے کی کوئی شرط نہ تھی اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین وہی ہے جس میں مرزا قادیانی پر ایمان لانے کی شرط نہیں۔ تو اصل اسلام یہ ہوا یا وہ جو مرزا قادیانی نے پیش کیا؟ اور جس میں اس نے خود پر ایمان لانے کی اضافی شرط بھی عائد کر دی؟ ثابت ہوا کہ اللہ پاک کے ہاں دین اسلام وہی ہے جس میں مرزا قادیانی پر ایمان لانے کی کوئی شرط نہ ہے اور مرزا قادیانی کے پیش کردہ مذہب کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہ ہے۔

تجویز آئی کہ ایسا رسالہ شائع کریں جس میں مرزا قادیانی کا نام نہ ہو مگر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس تجویز کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام پیش کرو گے؟ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸

مرزا قادیانی کی بے شمار اسی طرح کی تحریروں میں سے فقط چند پیش کی ہیں جن سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے علاوہ اسلام کو مردہ اسلام سمجھتا تھا، یہی وجہ ہے کہ مرزائی حضرات محمدی بیگم والی پیشگوئی میں ایک خود ساختہ تاویل داخل کرتے ہیں کہ چونکہ وہ لوگ اسلام کے مخالف تھے گستاخ تھے دہریہ تھے وغیرہ وغیرہ اس لیے اس پیش گوئی کا مقصد فقط ان کو اسلام کی طرف لانا تھا۔

لیکن جب ہم اس پیشگوئی کا پس منظر دیکھتے ہیں اور خود سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو مرزا قادیانی کی کسی تحریر میں یہ موجود نہیں کہ وہ ان کو اسلام کی طرف بلانے کے لیے شادی کرنا چاہتا تھا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے تو اس شادی کو ایک نشان کہا کہ میرے قریبی رشتہ دار مجھ سے کوئی نشان مانگتے ہیں اس لیے یہ خدا کی طرف سے ایک نشان ہو گا یعنی محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے شادی ہونا لیکن یہاں سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہ کیسا اسلام تھا جس میں کسی کو بلانے کے لیے اس کی کم سن بچی کا رشتہ ایک بوڑھے اور دائمی مریض کے لیے دیا جانا لازمی قرار دیا جا رہا تھا؟ کہ اگر رشتہ دو گے تو اسلام کی طرف آسکو گے ورنہ نہیں۔ پھر ان کو طرح طرح کی لالچ دی جاتی دھمکیاں دی جاتیں۔ مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے بوڑھے والد کو جائیداد و دیگر مراعات دینے کا بھی لالچ دیا، موصوف لکھتے ہیں

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین کا ایک تہائی حصہ دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 571

یاد رہے! مرزا قادیانی اس وقت کے حساب سے ہزاروں روپے جائداد کا مالک تھا جو آج کے حساب سے کروڑوں میں بنتے ہیں مگر مرزا قادیانی نے پوری زندگی زکوۃ نہ دی نہ ہی حج کیا۔ ملاحظہ کریں سیرت المھدی از مرزا بشیر احمد ایم اے حصہ سوئم صفحہ ۶۲۳ روایت نمبر ۶۷۲ مزید لالچ دیتے ہوئے لکھا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لیے درخواست کر۔ اور کہدے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کیے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ روحانی خزائن جلد 5

صفحہ 572/73

پھر اس لڑکی کو حاصل کرنے کے لیے مرزا نے اسکے خاندان اور اپنے خاندان کے لوگوں کو بھی رشوت لالچ اور دھمکیاں بھی دیں اس کا بیٹا مرزا بشیر احمد محمدی بیگم کے ایک ماموں جس کا خاندان میں کافی اثر ورسوخ تھا کے بارے بتاتے ہوئے لکھتا ہے۔

چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقد زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس لیے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کرلیا تھا۔سیرت المھدی جلد اول صفحہ 176 روایت نمبر 179

دوستو! ان تمام حوالہ جات کو خود پڑھیں اس کے علاوہ بھی بہت جگہوں پر مرزا قادیانی نے یہ سب باتیں تحریر کی ہیں اور خاندان کے لوگوں کو بھی لالچ اور دھمکیاں دیں جن کا مفصل احوال اگلی قسط میں گوش گزار کیا جائے گا، ان حوالوں سے بات واضح ہوگئی کہ مرزا قادیانی صرف اس کم سن لڑکی سے شادی کی خاطر ہی اسکے بوڑھے باپ اور اسکے خاندان کے افراد کو ایسے لالچ دیتا رہا، کیا کسی مہذب معاشرے میں اس طرح کی کاروائی کو کسی بھی طرح سے درست تصور کیا جاتا ہے؟ آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ ایک مجبور باپ اور وہ بھی عمر کے اس حصے میں جہاں انسان کی قوت برداشت بہت کم رہ جاتی ہے اس پر کیا گزرتی ہوگی جب وہ اپنی مجبوری کی بنا پر مرزا قادیانی کے پاس جاتا ہوگا اور وہ آگے سے اسکی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسکی کم سن لڑکی رشتہ مانگ لیتا اور شرط عائد کردیتا کہ کام تب کروں گا جب تم اپنی لڑکی مجھے دوگے۔

یہ کس قدر اخلاقیات سے گرا ہوا فعل ہے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے اور پھر اوپر سے مذہبی جذبات پر بھی حملہ کہ میرے خدا نے اس نکاح کے لیے وحی کی ہے الہام وحی مذہب اور روحانیت کے نام پہ سنگین دھمکیاں یعنی آپ یوں کہہ لیں کہ یہ ایک طرح سے روحانی دہشتگردی ہوگئی کہ اگر بیٹی کا رشتہ نہ دوگے تو طرح طرح کی مصیبتیں آئیں گی تمہاری موت واقع ہوگی لڑکی پر مصائب پڑیں گے اسکا خاوند مرجائے گا وغیرہ وغیرہ لیکن مرزا جی کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں اور محمدی بیگم کے غیور باپ نے زمین جائداد اور تمام پیشکشوں کو ٹھکرا کر اپنی بیٹی کا رشتہ اس بوڑھے اور دائمی مریض کو دینے سے انکار کردیا تو یہاں سے مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو مرزا قادیانی کی موت کے ساتھ ہی ختم ہوا مگر محمدی بیگم سے شادی کی حسرت مرزا قادیانی اپنے ساتھ ہی لے کر دنیا سے گیا۔ اگلی قسط میں اس پیش گوئی کا باقاعدہ آغاز ہوگا آپ جانیں گے کہ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے ضعیف العمر والد کے انکار کے بعد ان لوگوں کے خاندان کے ساتھ کیا کیا اور کس طرح سے دنیا بھر میں ان کی عزت کو اچھالا اور اصل پیش گوئی کیا تھی اور اس کا انجام کیا ہوا یہ سب آنے والی اقساط میں انشاءاللہ۔

آن لائن بذریعہ وٹس ایپ عربی گرامر کورس

دورانیہ تین ماہ

اگر آپ قرآنِ حکیم کو اور احادیثِ نبویہ ﷺ کو گرامیٹیکلی سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے عربی گرامر کا سیکھنا انتہائی ضروری ہے۔ کاروباری اور دیگر مصروف خواتین وحضرات کے لیے گھر بیٹھے عربی گرامر کرنے کا انتہائی سنہری موقع۔ ہم بذریعہ وٹس ایپ عربی گرامر کورس کرواتے ہیں اگر آپ بھی یہ کورس کرنا چاہتے ہیں تو فوری طور پر ہم وٹس ایپ پر رابطہ کریں۔ +92-3247448814

مرزا غلام قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نازیبا کلمات

قسط اول

ساحل کاہلوں

قارئین محترم! مرزا غلام قادیانی وہ جھوٹا مدعی نبوت تھا جس کی زبان سے کائنات کا شاید ہی کوئی ایسا انسان بچا ہو جس کے بارے میں اس قادیانی نے نازیبا کلمات نہ کہے ہوں۔آج جس شخصیت کے بارے میں ہم آپ لوگوں کے سامنے مرزا غلام قادیانی کے نازیبا کلمات دکھانے جارہے ہیں وہ اس ہستی کا نام" حضرت عیسیٰ ابن مریم علیھما اسلام" ہے۔

نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل اللہ نے صاحب کتاب اور صاحب شریعت رسول کی حیثیت سے عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا مرزا غلام قادیانی نے یہودیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سیدنا مسیح علیہ السلام کے اوپر وہ توہین آمیزہ کلمات کہے وہ بہتان طرازیاں کیں کہ یہود کی بھی روح کانپ اٹھے۔عام قادیانی اور قادیانی نواز مرزا غلام قادیانی کی ان تحریرات کو پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ ایسے شخص کے بارے میں یہ رائے رکھی جاسکتی ہے کہ وہ ایک شریف انسان بھی ہے؟ مرزا غلام قادیانی نے حضرت مسیح کا تعارف کچھ یوں کروایا کہ:۔مسیح تو صرف ایک معمولی سا نبی تھا،ہاں وہ بھی کروڑہا مقربوں میں سے ایک تھا مگر اس عام گروہ میں سے ایک تھا اور معمولی تھا اس سے زیادہ نہ تھا بس اس سے دیکھ لو کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ یحییٰ نبی کا مرید تھا اور شاگردوں کی طرح اصطباغ پایا۔وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) صرف ایک خاص قوم کے لئے آیا اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ نہ پہنچ سکا اور ایک ایسی نبوت کو نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ ثابت ہوا اور اس کے آنے سے ابتلاء اور فتنہ بڑھ گیا" (خزائن جلد 8 صفحہ 308)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ۔:" ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے،میں نے جواب دیا کہ آپ نے مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی" (خزائن جلد 19 صفحات 434 تا 435)

مزید لکھتا ہے کہ" عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔اور اس دن سے آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور انکو حرام کی اولاد ٹھہرایا۔اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں" (خزائن جلد 11 صفحات 290 تا 291 حاشیہ)

اور ایک جگہ لکھا کہ۔:" اور آپ (یعنی مسیح علیہ السلام: ناقل) کے ہاتھوں میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہیں تھا"

(خزائن جلد 11 صفحہ 291 حاشیہ)

پھر لکھتا ہے کہ :۔" ہماری تو یہ سمجھ میں نہیں آتا یہ لوگ اس عیسیٰ کو اتار کر کریں گے کیا؟ آخر ان کے قویٰ تو وہی ہوں گے جو پہلے تھے، پہلے کیا کِیا تھا جواب کریں گے، ایک زلیل سی معدودے چند ایک قوم تھی ان کی بھی اصلاح نہیں ہوئی۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ان سے پانچ سو آدمی مرتد ہو گئے تھے یہ لوگ اگر حضرت موسیٰ کے دربار میں آنے کی امید رکھتے تو کچھ موزوں بھی تھا کیونکہ وہ صاحب عظمت اور جبروت تو تھے ان میں شجاعت بھی تھی اب یہ عیسیٰ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں پھر مشکل یہ ہے کہ عادت کا جانا محال ہے ان کو مار کھانے اور بزدلی کی عادت ہو گئی تھی وہ اگر دجال سے جنگ کریں تو کس طرح؟" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 210 تا 211)

" ایک دفعہ حضرت عیسیٰ زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ لوگ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کی خواہشمند ہیں" (اخبار بدر۔ قادیان، مورخہ 9 مئی 1907ء جلد 6 نمبر 19 صفحہ 5)

" جو شخص کشمیر سری نگر محلہ یار خان میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے۔ خدا تو بپاندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے" (خزائن جلد 18 صفحہ 235)"

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے"

(خزائن جلد 19 صفحہ 71 حاشیہ)

اور مرزا غلام قادیانی کی یہ تحریر غور سے پڑھیں۔" بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑے گی لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس امر یہ ہے کہ جس قدر مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اِس قدر صحیح نہ نکل سکیں" (خزائن جلد 3 صفحہ 106)

اسی طرح مزید لکھتا ہے کہ آپ (مسیح علیہ السلام : ناقل) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے اور یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام : ناقل) کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (خزائن جلد 11 صفحہ 289)

پھر اسی کتاب میں لکھا کہ نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودی کتاب طالمود چرا کر لکھا اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے" (خزائن جلد 11 صفحہ 290)

" آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں (جسم

فروش عورتیں) تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی)

"یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے" (خزائن جلد 10 صفحہ 296)

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا" (خزائن جلد 9 صفحہ 387)

ان مسلمانوں سے جو قادیانیوں سے میل ملاپ رکھتے ہیں اور قادیانیوں کو عام کافر سمجھتے ہیں صرف ایک سوال ہے کہ کیا مندرجہ بالا باحوالہ تحریریں آپ کے دل و دماغ کے منجمد اور بند دریچوں کو کھولنے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور ان کے لیے دل میں نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریروں کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص ابلیس کا پیروکار نہیں؟ اگر کوئی شخص آپ کی ذات کے متعلق کہے کہ جناب آپ کی تین دادیاں اور نانیاں رنڈیاں تھیں اور سر بازار ان کی بولی لگا کرتی تھی اور انھیں کے وجود سے آپ پیدا ہوئے ہیں کیا آپ ایسے شخص سے تعلق رکھنا گوارہ کریں گے؟ مسلمانو ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ اپنی ذات کے معاملے میں تو اتنے غیرت مند ہوتے ہیں مگر اللہ کے برگزیدہ پیغمبر جن کی عزت اور بڑائی خود قرآن بیان کرتا ہے جن کی نبوت پر بھی ایمان ہمارے لئے ضروری ہے اور جن کا قرب قیامت آنا اور ہمارا حاکم ہونا یقینی ہے ان کے بارے میں ایسی فضولیات کہنے والوں کے ساتھ ہم تعلق رکھ لیتے ہیں۔ان کی بنائی مصنوعات کو ہم اطمینان سے خرید کر استعمال کر لیتے ہیں۔خدارا اس پر غور کریں۔

(یہ مضمون ابھی جاری ہے بقیہ اگلے شمارہ میں ان شاءاللہ)

قادیانیوں کی حمزہ عباسی کی پشت پناہی

طاہر منصور خان، سابقہ قادیانی نومسلم

قادیانی اور قادیانی مربیان حمزہ عباسی کا کھل کر شکریہ ادا کر رہے ہیں، سوشل میڈیا پر اس کے تمام ثبوت اکٹھے کر لئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ قادیانیوں نے ایک پٹیشن تیار کیا ہے جس پر 5000 قادیانیوں سے دستخط کروا کر پیمرا میں پیش کیا جائے گا۔پٹیشن ٹی وی ون اور مولانا کوکب نورانی پر حمزہ عباسی کو قتل کی دھمکی کا الزام کے عنوان سے ہے۔ اس سب سے روز روشن کی طرح سب کچھ عیاں ہے کہ حمزہ عباسی کون ہے۔اس بات کو ابھی معمولی نہ سمجھیں، یہ قادیانیوں کی سازش ہے اور حمزہ سے قادیانیوں کا اتنا پیار سب بتا رہا ہے کہ یہ کون ہے اور اس سازش کے تانے بانے کہاں ملتے ہیں۔ یہ علماء اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف قادیانی منظم منصوبہ کی ایک کڑی ہے۔

مسلمان کے بھیس میں چھپے ہوئے قادیانی کافر کی پہچان کیسے کی جائے؟

محمد سمیر خان

مسلمانوں کے بیچ دھوکے سے چھپ کر رہنے والے کافر زندیق احمدی قادیانیوں کو پہچاننے کا آسان طریقہ، مکمل پوسٹ پڑھیئے اور خود سے آگے ضرور شیئر کریں! دھیان رہے کہ 1974 کی آئینی ترمیم اور بعد ازاں 1980 اور 1984 کے امتناع قادیانیت قانونی ایکٹ کی شق 298 اے، 298 بی اور 298 سی کے تحت قادیانی نہ صرف کافر ہیں بلکہ دھوکہ دے کر خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے اگر شعائر اسلام کا استعمال کریں تو 3 سال کی قید کی سزا قانون میں موجود ہے!

یہاں کچھ ایسی نشانیاں بیان کی جارہی ہیں جو مسلمان کے بھیس میں چھپ کر رہنے والا قادیانی اکثر و بیشتر اختیار کرتا ہے!

(1) مسلمانوں سے گپ شپ لگانے کے بہانے قادیانی مذہبی امور پر بات لے جاتا ہے اپنی قادیانی شناخت کروائے بغیر اور یہ باور کروانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفر اور خلاف اسلام و قرآن ہے کہ اللہ نے ان کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا ہے اور کافر ان کو صلیب نہی دے سکے اور وہ قرب قیامت سے قبل دنیا میں واپس آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے بلکہ ان کو صلیب پر چڑھایا گیا لیکن وہ زخمی حالت میں فلسطین سے کشمیر ہجرت کر گئے وہاں 120 سال کی عمر میں ان کو موت آئی اور صحیح احادیث میں جو مذکور ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نازل ہونا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس امت میں سے ہی کسی مثیل عیسیٰ نے پیدا ہو کر مسیح ابن مریم اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرنا ہے اور قرآن میں جہاں توفی کا لفظ موجود ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے متعلق اس سے مراد ان کی موت ہے، حالانکہ عربی بولنے اور جاننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ توفی کا مطلب کسی چیز کو پورا پورا قبض کرنا یا پورا پورا لے لینا ہوتا ہے، اور چوں کہ اللہ نے آپ علیہ السلام کی مکمل توفی کر لی یعنی جسم، شعور اور روح سمیت آسمان پر اٹھا لیا اس لئے قرآن میں ان کی توفی کا بیان ہے اور احادیث میں ان کے قیامت سے قبل نزول کا بیان اس توفی کی تصدیق کرتا ہے!

(2) علمائے دین سے شدید متنفر کرنے کی کوشش کرنا اور ان کو تمام برائیوں کی جڑ بتاتے ہوئے ملاں یا مولوی کے نام سے پکارتا ہے، فرقہ واریت اور کفر کے فتوؤں پر بات کرنے کے بہانے موضوع کو اقلیتوں کے خلاف ہونے والی کاروائیوں بشمول قادیانی جماعت جس کو یہ جماعت احمدیہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں ان کی طرف لے جاتا ہے اور یہ جتانے کی کوشش کرتا ہے کہ کیوں کہ مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں ویسے ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کو اپنے آپس کے اختلاف کے تحت کافر قرار دے دیا۔ حالانکہ امت مسلمہ کے تمام مسالک بالاجماع ایک دوسرے کو کافر قرار نہی دیتے اور فقہہ کے چاروں امام جو گزرے ہیں

،امام حنبل، امام شافعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ ان میں سے کسی نے دوسرے فقہ کے ماننے والے کو کافر یا اسلام سے خارج قرار نہی دیا بلکہ اس معاملے میں تمام امت مسلمہ کا اجماع موجود ھے ھمیشہ سے کہ آپ ﷺ کے بعد پیدا ھونے والا ھر مدعی نبوت اور اس کے پیروکار کافر اور اسلام سے خارج ھیں حتیٰ کہ امام ابوحنیفہ رح کا فتوٰی ھے کہ جس کسی نے آپ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت سے اس کی صداقت کا ثبوت طلب کیا کسی تردد کے ساتھ تو وہ خود بھی اسلام سے خارج ھوجائے گا!

(3) قادیانی چاندی کی خاص قسم کی انگوٹھی پہنتے ھیں اکثر لاعلم مسلمانوں کے سامنے یا وھاں جہاں ان کو اس بات کا یقین ھو کہ کوئی ان کو پہچان نہی پائے گا جس پر قرآن کی یہ آیت لکھی ھوتی ھے

" اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ " جس کا ترجمہ ھے کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہی؟ یہ انگوٹھی قادیانی مرزا قادیانی کی سنت کے طور پر پہنتے ھیں کیوں کہ مرزا قادیانی بھی ایسی انگوٹھی پہنا کرتا تھا۔

(4) قادیانیوں میں ان کے خلیفہ کی مکمل داڑھی ھوتی ھے یہ دھوکہ دینے کے لئے کہ وہ شعائر اسلامی کی مکمل پابندی کرتا ھے ورنہ قادیانی کیوں کہ مسلمانوں سے نفرت کرتے ھیں اس لئے ان کی کوشش ھوتی ھے کہ ھر اس ظاھری وضع قطع کے شعار اور نقل سے بچا جائے جو کے ھمارے علمائے دین یا متقی مسلمان اپناتے ھیں جیسے مکمل داڑھی ایک مٹھی بھر لیکن قادیانی آپ کو 99٪ فرنچ کٹ داڑھی میں ملے گا یا پھر کلین شیو بنا داڑھی کے اور ان کے ھاں غیر اعلانیہ حکم کے طور پر کوئی قادیانی جماعتی عھدے دار موجودہ خلیفہ سے لمبی اور گھنی داڑھی نہی رکھ سکتا اس لئے کبھی سالانہ قادیانی جلسے کے موقع پر بھی ھزاروں قادیانیوں کے بیچ کوئی قادیانی اپنے خلیفہ جیسی اس کے برابر یا اس سے لمبی داڑھی رکھے نظر نہی آئے گا اور یہ بات آپ گوگل ھر رومن اردو میں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ لکھ کر سرچ کر سکتے ھیں تصدیق ھوجائے گی۔

(5) قادیانی کبھی مسلمانوں کی طرح گول ٹوپی نہی پہنے گا مخصوص نماز والی وہ یا تو پٹھانوں کی مخصوص ٹوپی پہنے نظر آئیں گے یا سندھی ٹوپی اور یا پھر جناح کیپ، اس حوالے سے ایک ایسی بات جو کوئی قادیانی آپ کو نہی بتائے گا وہ یہ ھے کہ قادیانی جماعت میں ان کے مرتبے یا رتبے کے لحاظ سے سر ڈھانپنے کا رواج ھے مردوں میں ،ان کا خلیفہ پگڑی پہنتا ھے شملے والی اور اس کے علاوہ کسی قادیانی کو اس کی موجودگی میں پگڑی پہنے کی اجازت نہی ھوتی، خلیفہ کے بعد جو اس سے نچلے درجے کے عہدے دار ھیں وہ جناح کیپ کا استعمال کرتے ھیں پینٹ کوٹ یا شلوار قمیض و شیروانی کے ساتھ اور پھر ان سے نچلے عام قادیانی یا تو پشتو یا پٹھانوں کی مخصوص ٹوپی پہنتے ھیں یا پھر سندھی ٹوپی میں نظر آتے ھیں۔

(6) قادیانی عورتوں کو پہچاننا تو اور بھی آسان ھے، یہ بھی اپنے قادیانی مردوں کی طرح مسلمان عورتوں کی ضد میں ڈھیلے ڈھالے برقع کے بجائے عمومی طور پر ٹائٹ برقع پہنتی ھیں جس کی کمر پر اکثر بیلٹ بھی لگا ھوتا ھے برقع سے منسلک تاکہ برقع کی فٹنگ اچھی آئے (ویسے وہ بیلٹ کھولتے ھوئے کافی پریشانی کا سامنا ھوتا ھے) اس کے علاوہ ان کے نقاب کا طریقہ بھی نرالا ھوتا ھے جس میں نقاب ناک کے نیچے رکھا ھوتا ھے ھونٹوں کے اوپر ڈھلکا ھوا جس سے سوائے لب و رخسار کے سب نظر آتا ھے جو کہ" نہ سامنے آتے ھیں

اور نہ چھپاتے ہیں" کے مصداق مسلمان مردوں کو لبھانے کے لئے ایک حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(7) قادیانیوں کا ٹی وی چینل ایم ٹی اے (مسلم ٹی وی احمدیہ) کے نام سے سیٹیلائٹ سے 24 گھنٹے نشر ہوتا ہے جس پر یہ اپنے مزموم کفریہ عقیدے کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے ہیں اور دجل پر مبنی تعلیم کو اسلام احمدیت یعنی احمدیت ہی اصل اسلام ہے کے نعرے کے ساتھ پیش کرتے ہیں، قادیانیوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آج کے اس دور میں جب کیبل ٹی وی عام ہے اور ڈش اینٹینا کا استعمال متروک ومعدوم ہو چلا ہے پاکستان میں عام گھریلو صارفین کے لئے لیکن اس کے باوجود قادیانی ایم ٹی اے چینل دیکھنے کی غرض سے اپنے گھروں پر ڈش اینٹینا لگاتے ہیں اور جن مسلمانوں پر یہ اپنے دجل وفریب کی طبع آزمائی کرتے ہیں ان کو اکثر تبلیغ کی نیت سے اپنا یہ ٹی وی چینل دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اپنے گھر یا علاقے کے قادیانی مرکز بلا کر، اس ٹی وی چینل اور قادیانیوں کا مشہور مینارۃ المسیح جو کہ قادیان انڈیا میں ہے جس مینارہ کو یہ اپنے ٹی وی چینل پر مسلمانوں کے مقابلے میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی جگہ دکھا کر اس کو مشتہر کرتے ہیں ان دونوں کے سلوگن مضمون کے ساتھ لگی معلوماتی تصویر میں دیکھے جاسکتے ہیں آخر میں!

(8) سب سے اہم نشانی یہ کہ قادیانی ناموں کے آغاز میں آپ کو زیادہ تر محمد لگا نظر نہی آئے گا اور نا ہی کوئی پیدائشی قادیانی آپ کو اس طرح کا خالص اسلامی نام رکھے نظر آئے گا جیسے کہ عبداللہ، مصطفی، عبدالرشید، عبدالقیوم، جب کے ان کے ناموں کے اختتام میں زیادہ تر احمد لگا ہوا پایا جاتا ہے جو یہ مرزا قادیانی کی نام کا بھی حصہ تھا اور قادیانی قرآن میں بیان ہونے والے آقا ﷺ کے مخصوص نام احمد سے مراد مرزا قادیانی کی زات ہی لیتے ہیں معاذ اللہ! البتہ فیس بک پر اکثر قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے جعلی نام رکھ کر آپ کو ان باتوں کی خلاف ورزی بھی کرتے نظر آئیں گے! ساتھ ساتھ یہ بھی دھیان رہے کہ پاکستان اور دنیا بھر میں پائے جانے والے زیادہ تر قادیانی پنجابی زبان بولنے والے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں کیوں کہ مرزا قادیانی کا تعلق بھی تقسیم ہندوستان سے قبل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے تھا اس لئے ان کی تبلیغ کا زیادہ اور مرکزی دائرہ اثر بھی تقسیم سے قبل اور بعد میں بھی پنجاب ہی رہا جہاں موجود سادہ لوح دیہاتی ملنسار ماحول میں ان کے فتنے کی آبیاری ہو سکی اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے نسل در نسل! یہ کچھ نشانیاں لکھ دی ہیں قادیانیوں کی امید ہے پڑھنے والے اس کو ضرور یاد رکھیں گے اور آگے بھی شئیر کریں گے ضرور تا کہ مسلمان اس قادیانی فتنے سے محفوظ رہیں اور اپنا ایمان سلامت رکھیں، اگر آپ کو اپنے قرب وجوار میں کوئی انسان یہ تمام نشانیاں پوری کرتا نظر آئے اور وہ مزموم عقائد کی تبلیغ کرتا ہو تو بلا جھجک ہم سے رابطہ فرمائیں تا کہ آگے کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے اس شخص کی مزید تصدیق سے متعلق اور تصدیق ہو جانے کے بعد اگر وہ خلاف قانون اسلامی شعائر کا استعمال کر رہا ہے تو اس کے خلاف کیا عملی اقدام کئے جاسکتے ہیں" جائز" حدود میں رہتے ہوئے اور کیسے اس کو گرفت میں لیں اس کا تعین کیا جا سکے! اس کے علاوہ اگر کسی کے پاس کوئی سوال ہے فتنہ قادیانیت سے متعلق تو ضرور پوچھے انباکس میسیج یا فون کے زریعے، تمام شکوک وشبہات کا انشااللہ تسلی بخش جواب دیا جائے گا! اپنی لکھی باتوں کے ثبوت کے طور پر میں ان تمام ظاہری

وضع قطع سے متعلق نشانیوں کی تصاویر ایک ساتھ جمع کر کے مضمون کے ساتھ ہی پیش کر رہا ہوں تا کہ کسی قادیانی کی رگ ظرافت پھڑ کے تو اسے دبانے کا سامان پہلے سے موجود ہو اور ہمارے بھائیوں کو سمجھنے میں بھی آسانی ہو۔

گستاخ رسول ﷺ اور ان کو جہنم واصل کرنے والے خوش نصیب غازیوں کے بارے معلومات

نوٹ یہاں پر میں جو معلومات دینے لگا ہوں وہ انتہائی مفید ہیں۔ اس میں تین چیزیں اسی ترتیب سے لکھی ہوئی ہوں گی۔

(1) گستاخ کا نام، (2) گستاخ کو قتل کرنے والے غازی کا نام، (2) سن وقوعہ

جس طرح یہ لکھا ہوا ہے اسی طرح سے میں نیچے سب سے پہلے گستاخ کا نام اس کے بعد غازی کا نام اور اس کے بعد سن وقوعہ لکھوں گا۔ یاد رہے یہ معلومات کسی بھی ویب سائیٹ سے کاپی نہیں کی جا رہی بلکہ ذاتی مطالعہ کے بعد یہ معلومات کا تھوڑا سا ذخیرہ جمع کر سکا ہوں۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی غلطی ہو جائے تو ضرور بتائیں جزاک اللہُ خیرا

16: ابو رافع (مالدار یہودی)، حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ، 3 ہجری

17: ابو عزہ جمعی، حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، 3 ہجری

18: حارث بن طلال، حضرت علی رضی اللہ عنہ، 8 ہجری

19: ابن خطل، (ابو برزہ) حضرت تو قیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے غلاف کعبہ سے نکال کر قتل کیا، 8 ہجری

20: حویرث بن نقید، حضرت علی رضی اللہ عنہ، 8 ہجری

21: قریبہ (گستاخ باندی)، فتح مکہ کے موقع پر قتل ہوئی، 8 ہجری

22: ارنب (گستاخ باندی)، فتح مکہ کے موقع پر قتل ہوئی، 8 ہجری

23: نامعلوم گستاخ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، نامعلوم

24: مالک بن نویرہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، نامعلوم

25: گستاخ شخص، خلیفہ ہادی نے قتل کروایا، نامعلوم

26: ریجی فالڈ (عیسائی ٹورنر)، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃُ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس نے قتل کیا، نامعلوم

27: دو گستاخ عیسائی (جنہوں نے آپ ﷺ کو قبر مبارک سے نکالنے کی ناپاک سازش رچی تھی)، سلطان نور الدین زنگی رحمۃُ اللہ علیہ نے قتل کروایا، 577 ہجری

28: ابرہیم فرازی شاعر، قاضی ابن عمرو کے حکم پر قتل کیا گیا، نامعلوم

29: فلورا (عیسائی عورت)، حاکم اندلس عبد الرحمٰن نے قتل کروایا، 851 ہجری

30: میری (عیسائی عورت)، حاکم اندلس عبد الرحمٰن نے قتل کروایا، 851 ہجری

محقق: محمد ابو بکر صدیق (منتظم ختم نبوت فورم)

بقیہ آئندہ شمارہ میں ان شاءاللہ

غدار ...... ابن غدار

کیا مرزا قادیانی انگریز کا ایجنٹ تھا؟

پروفیسر طیب رضا

1857ء میں مسلمانوں نے اس ظالم و جابر انگریز کو جو تجارت کی غرض سے انڈیا میں داخل ہوئے نکالنے کی غرض سے تحریک جہاد چلائی مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی، مفتی کفایت علی اور دیگر اکابر علماء اہل سنت نے فتویٰ دیا کہ" انگریز کے خلاف جہاد فرض ہے، جنگ آزادی لڑی گئی اور بعض نام نہاد مسلم رہنماؤں کی ملی بھگت اور غداری سے مسلمان مجاہدین ناکام ہوئے اور مسلم سلطنت مغلیہ کا آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر بھی شہید کر دیا گیا انگریزوں کا قبضہ مستحکم ہو گیا ظالم انگریزوں کے ہاتھوں مقبوضہ انڈیا میں لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا بہیمانہ قتل و بربادی، ہزاروں مساجد کی مسماری، بے شمار اسلامی مدارس کی تباہی، قرآن مجید کے نسخوں کو نذر آتش کیا جانا، اکابر علماء اسلام کو پھانسی اور عمر قید اور لاتعداد ہنستے بستے مسلمان گھرانوں کی ویرانی عمل میں آئی۔"

بالخصوص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ڈنکے کی چوٹ پر نہایت ہی دل آزار، جھوٹے طعنے اور اعتراضات اور بدترین گستاخیاں کی گئیں۔

اس صورت حال میں انگریز مسلمانوں کے عشقِ نبوی اور جذبہ جہاد سے قطعاً غافل نہ تھا لہٰذا انہوں نے "تقسیم کرو .... اور حکومت کرو" کی پالیسی پر اپنے عمل کی پالیسی بنائی اور ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ایک غدار مرزا غلام قادیانی کو جنم دیا جو کہ مسلمانوں کے اتحاد ملت کا شیرازہ پارہ پارہ اور حرارت عشقِ نبوی کو کافور، اور خصوصاً جذبہ جہاد کو اہل اسلام کے دلوں سے نیست و نابود کرنے کی خدمت انجام دینے لگا۔

سب سے بڑھ کر مرزا قادیانی نے جس خدمت کو انجام دینا تھا وہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تھا اپنے جھوٹے الہامات کے ذریعے امت مسلمہ کو توڑنے کی مذموم کوشش کرنے لگا۔

یہ تمام تر سلسلہ دراصل انگریز کے ساتھ اپنی وفاداریاں پیش کرنے کا ثبوت تھا۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

یا ایھاالذین اٰمنو لا تتخذو ا لیھود والنصری اولیاء ،بعضھم اولیاء بعض و من یتولھم منکم فانہ منھم ، ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظلمین، فتری الذین فی قلوبھم مر ض یسارعون فیھم یقولون نخشی ان تصیبنا دائرۃ فعسی اللّٰہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہ فیصبحو علی ما اسر وا فی انفسھم ندمینo (المائدہ آیت نمبر 50,51,52)

ترجمہ:" اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ (انگریز نصاریٰ ہی ہیں) کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہو گا بے

شک اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا اب تم انہیں دیکھو جن کے دلوں میں آزار (کھوٹ) ہے کہ یہود و نصاریٰ (انگریزوں) کی طرف دوڑتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے۔ تو نزدیک ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح لائے یا اپنی طرف سے کوئی حکم ۔ پھر اس پہ جو (انہوں نے) اپنے دلوں میں چھپایا تھا پچھتاتے رہ جائیں۔"

چنانچہ پیش نظر مقالے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے "ولائے نصاریٰ" یا "انگریز دوستی" کے نمونے نہایت ہی اختصار کے ساتھ مرزا کی اپنی تحریروں میں سے سپرد قلم کیے جاتے ہیں۔

غدار ابن غدار

مرزا لکھتا ہے کہ:

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ (انگریزی) کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار انگریزی میں کرسی ملتی تھی اور جس کا ذکر مسٹر گرفینی صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے ۔ اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔"

(کتاب البریت کے شروع میں مطبوعہ اشتہار صفحہ 3 سطر 1 تا 23، مطبوعہ 1932 بار دوئم)

سرکار انگریزی کی خدمت میں 64 گھوڑے اور سوار

مرزا لکھتا ہے کہ:

"57ء کے مفسدہ میں جب بے تمیز لوگوں (مجاہد اسلام) نے اپنی محسن گورنمنٹ (برطانیہ) کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار بہم پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیے۔ اور پھر ایک دفعہ چودہ سوار سے خدمت گزاری کی۔ اور انہی مخلصانہ خدمات کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ چنانچہ جناب گورنر جنرل کے دربار میں عزت کے ساتھ ان کو کرسی ملتی تھی اور ہر ایک درجہ کے حکام انگریزی بڑی عزت اور دل جوئی سے پیش آتے تھے۔ "(شہادۃ القرآن کا ضمیمہ بعنوان "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" صفحہ 1 سطر 7 تا 10 مطبوعہ 1968ء ربوہ)

مرزا کا مسیح موعود بن کر آنا کس کے وجود کی برکت سے ہے؟

مرزا لکھتا ہے:

"یہ مسیح موعود جو دنیا میں آیا (اے ملکہ معظمہ وکٹوریہ، قیصرہ ہند) تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے۔ "(ستارۂ قیصرہ صفحہ 8)

مرزا کا آنا ملکہ وکٹوریہ کی تحریک سے ہوا

مرزا لکھتا ہے:

"اے بابرکت قیصرۂ ہند! تجھے یہ عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا کہ پرہیزگاری اور نیک اخلاقی اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔ "(ستارۂ قیصرہ صفحہ 9)

انگریز کا خود کاشتہ پودا

مرزا اپنی انگریزی سرکار کی خدمت میں عریضہ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار (حکومت انگلشیہ) ایسے خاندان (مرزا کے خاندان) کی نسبت جس پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے خیر خواہ اور خدمت گزار ہے اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم واحتیاط سے اور تحقیق وتوجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت ومہربانی کی نظر سے دیکھیں۔" (تبلیغ رسالت ج7 صفحہ 19)

خدا نے مرزا کو انگریزی سرکار کے دلی اغراض ومقاصد میں اعانت کیلئے بھیجا ہے

مرزا لکھتا ہے:

"اور میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو پہنچانے کے لئے بھی مامور ہوں کہ جیسا کہ زمین پر اور زمین کے اسباب سے خدا تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرۂ ہند دام اقبالہا کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تاکہ زمین کو عدل اور امن سے بھرے۔ایسے ہی اس نے آسمان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اس شہنشاہ مبارکہ قیصرۂ ہند کے دلی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جو عدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق اور وحشیانہ حالتوں کا دور کرنا ہے،اس کے عہد مبارک میں اپنی طرف سے اور غیب سے اور آسمان سے کوئی ایسا روحانی انتظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظمہ کے دلی اغراض کو مدد دے..... سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا آسمان سے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں پرورش پائی،حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں اس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوا۔اور اپنا مسیح بنایا تاکہ وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔" (ستارۂ قیصرہ صفحہ 5'6)

حکومت برطانیہ کی اطاعت مرزا کا مذہب ہے

مرزا رقمطراز ہے:

"سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔" (شہادۃ القرآن کا ضمیمہ '' گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" صفحہ 8)

سرکار انگریزی کی خدمت '50ہزار کتابوں کی اشاعت

مرزا تحریر کرتا ہے:

"اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور

اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں۔ اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ "(ستارۂ قیصرہ صفحہ 3'4)

قادیانیوں کو انگریزی اطاعت کی ہدایات:

مرزا لکھتا ہے:

"میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایات جاری کرتا رہا۔ "(تریاق القلوب صفحہ 26)

مرزا کو مان لینا ہی مسئلہ جہاد سے انکار کرنا ہے:

مرزا جی تحریر کرتے ہیں:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے مرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے۔ "(تبلیغ رسالت ج 7 صفحہ 17)

قادیانی من حیث الجماعۃ انگریز کے دلی جان نثار ہیں

چنانچہ مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

"جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جس کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پہ ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں۔ اور یہ گورنمنٹ (انگریزی) کے لئے دلی جان نثار ہیں۔ "(تبلیغ رسالت ج 6 صفحہ 65)

اہل نظر آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی دینی خدمات پر مامور تھا یا انگریز کے ساتھ اپنی وفاداریاں پیش کرنے پر۔ اللہ تبارک تعالیٰ تمام مسلمانوں سے اس دجال کے فتنوں سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

بقیہ مضمون

مرنے کو لعنتی موت قرار دیتا تھا) میں مبتلا ہو کر 26 مئی 1908ء کو اپنے ایک مرید کے گھر واقع برانڈرتھ روڈ لاہور میں مرا۔ مرزا قادیانی کی زندگی کا آخری فقرہ "میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے" تھا (مندرجہ حیات ناصر صفحہ 14)۔ بوقت موت غلاظت اوپر اور نیچے سے بہہ رہی تھی۔ اپنی ہی غلاظت کے اوپر گر کر مرجانے سے زیادہ عبرتناک موت اور کیا ہوسکتی ہے؟ لاش مال گاڑی (جسے مرزا دجال کا گدھا کہا کرتا تھا) میں لاد کر قادیان پہنچائی گئی جہاں مٹی میں دبا دیا گیا۔

بحیثیت رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالد محمود سابقہ عیسائی

اللہ سبحان تعالی کی جانب سے، آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جاری سلسلہ کا موقوف کیا جانا اس بات کی دلیل اور برھان ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ دین اسلام نعمت عظیم کے طور پر تا قیامت کے لیے ضابطہ حیات بنا دیا گیا ہے. جس کی تفسیر اور تشریح آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے تمام مخلوقِ انسانی کیلئے کرائی گئی ہے. لہذا اس اعتبار سے فلاح دین کا راستہ دین اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات مبارکہ ومقدسہ ہے انجیل برناباس میں خضرت عیسی علیہ السلام نبی کریم کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

مگر میری تسلی اس رسول کے آنے میں ہے جو کہ میرے بارے میں ہر جھوٹے خیال کو محو کر دے گا اور اس کا دین پھیلے اور تمام دنیا میں عام ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ نے ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام سے یوں ہی وعدہ کیا ہے، پھر کاہن کے سوال کے جواب میں حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہیں" اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے" مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی تعداد آئے گی اور یہی بات ہے جو مجھے رنج دیتی ہے

(انجیل برناباس. فصل 97 ص 260.259)

پھر یہ کہ خود آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ:

"میری اُمت میں تیس کذاب (بڑے جھوٹے) پیدا ہوں گے، ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں"

میرے بعد کوئی نبی نہیں جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے والا کی طویل فہرست میں ہم دیکھتے ہیں، کہ ایک نام مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی آتا ہے، جس نے "ظلی اور بروزی" کی نام نہاد اختراع کے ساتھ جھوٹا دعویٰ نبوت کیا، اور پہلا دعویٰ یہ کیا کہ:

" میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیائ نے نبی اللہ رکھا ہے"۔ (روحانی خزائن ج:18 ص:427)

پھر دوسرا دعویٰ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے یہ کہہ ڈالا :

" میں رسول اور نبی ہوں، یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور نبوت کا کامل انعکاس ہے"۔

(نزول المسیح ص:3 حاشیہ از مباحثہ راولپنڈی ص:130)

اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی کے دعووں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل نکلتا ہے، کہتا ہے:

"اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا، چونکہ مریم ایک اُمتی فرد ہے، اور عیسیٰ ایک بنی ہے، پس میرا نام مریم

اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔

(ضمیمہ براہین پنجم ص:189)

مرزا قادیانی مزید کہتا ہے:

"پس باوجود اس شخص (مسیح موعود، ناقل کے دعوائے نبوت کے جس کا مام ظلی طور پر محمد و احمد رکھا گیا، پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا"۔ (روحانی خزائن ج:18 ص:209)

مگر دوسری جانب ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے دعووں میں قبل مرزا غلام قادیانی خود بھی ختم نبوت کا قائل اور ماننے والا تھا، لہذا آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اقرار کرتے ہوئے کہتا ہے:۔

قرآن شریف میں ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے، اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے، حدیث لانبی بعدی میں نفی عام ہے۔

کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم و صاحب فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین نام رکھا ہے، اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول "لانبی بعدی" میں واضع طور پر فرمادی، اور اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم بابِ وحی بند ہوجانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے، اور یہ صحیح نہیں ہے، جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے، اور ہمارے رسول کے بعد نبی کیونکر آسکتا ہے، درآں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔ (حمامہ البشریٰ ص:34)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں باآدانی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دعووں میں یقینی طور پر کزاب اور جھوٹا تھا، پھر اپنے بارے میں مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ:۔" اس خدا کی تعریف جس نے مسیح ابن مریم بنایا" (حاشیہ حقیقۃ الوحی، ص76)

اس دعویٰ کے نتیجہ میں مرزا غلام قادیانی نے سب سے پہلے تو اس احادیث مبارکہ کا انکار کیا، جو قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دیتی ہیں، اور حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا انکار اس وقت تک نہیں ہوسکتا تھا، جب تک کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے رافع آسانی کا انکار نہ کیا جاتا، لہذا مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مسیح موعود کو سچا ثابت کرنے کیلئے حضرت مسیح علیہ السلام کے قرآنی رافع آسمانی کا انکار بھی کرڈالا (معاذ اللہ) اور ساتھ ہی ساتھ یہ دعویٰ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے کیا کہ آپ رعلیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے، اور یہ کہ آپ علیہ السلام مقبوضہ کشمیر سری نگر میں مدفون ہیں (معاذاللہ)۔

لیکن عجیب شانِ قدرت ملاحظہ کیجیے، کہ مرزا قادیانی کے دعوے خود اس کی تحریں کے نیچے آ آکر پاش پاش ہوتے رہے، لہذا حضر مسیح وعیسیٰ ابن مریم علیہ اسلام کے نزول کے حوالے سے مرزا قادیانی کہتا ہے:

"مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجے کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے با اتفاق قبول کرلیا ہے۔ اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی، اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں، درحقیقت ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی، اس لئے جوبات ان کی

سمجھ سے بالا تر ہو اس کو خالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔۔مسلمان کی بدقسمتی سے یہ فرقہ بھی اسلام میں پیدا ہو گیا جس کا قدم دن بدن الحاد کے میدانوں میں آگے ہی چل رہا ہے"۔

(ازالہ اوہام ص:887)

مرزا قادیانی کی اس مذکورہ بالا تحریر سے یہ اندازہ کرنا ذرا مشکل نہیں، کہ موصوف نے اپنے نام نہاس دعوں میں کس قدر دجل اور فریب سے کام لیا لہذا حضرت عیسیٰ علیہ اسلام ایسے چھوٹے نبیوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"یسوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ خبر دار! کوئی تم کو گمراہ کر دے۔۔کیونکہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے"۔

(نئی بات 34 آیت 4،5)

اور یہ کہ:۔اور بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتروں کو گمراہ کریں گے"۔(نئی بات 24 آیت 11)

اور یہ بھی فرمایا کہ:۔اُس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح ہیاں ہے یا وہاں ہے یقین نہ کرنا۔کیوں نکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اُسے بڑے نشان اور عجیب کام کھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کریں۔

(نئی بات 24 آیت 33،34)

اور مرزا قادیانی جو اپنی چھوٹی مسیحیت اور نبوت کا دعویٰ دار تھا، باوجود اسکے اس نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کن الفاظ میں کیا وہ ملاحظہ ہوں لکھتا ہے:۔"ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ کیا گیا ہے، اور جو حدیثوں میں تصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفاتِ رسول اللہ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے، یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صالعم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا" (ازالہء اوہام ص:577،از مرزا غلام احمد قادیانی)

کسی نے کیا خوب کہا ہے، کہ بعض اوقات جھوٹ میں اپنا ثانی والے کی زبان پر اللہ سبحان و تعالیٰ حق کی ایسی بات جاری کر دیتے ہیں، جو خود اس جھوٹے کو جھوٹا کر دینے کیلئے کافی و شافی ہوتی ہے۔اور ہی کچھ مرزا قادیانی کے ساتھ بھی ہوا، کہ اپنے چھوٹے دعویٰ نبوت کے پس منظر میں بہت پہلے رب کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم، کی "ختم نبوت" کا اقرار و اعتراف تحریری طور پر مرزا قادیانی کے قلم سے کروا چکا تھا، تاکہ مرزا قادیانی کے دعوے فوراسکی تحریر کے آئینہ میں دنیا والوں کے سامنے تاقیامت کیلئے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔وما توفیقی اللہ یا اللہ

دعوتِ مکالمہ

موجودہ جماعتِ احمدیہ کے افراد جو اپنے مذہب قادیانیت کو سچا اور مرزا غلام قادیانی کو اپنے دعویٰ جات میں صادق مانتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سچے ہیں اور مسلمان جھوٹے ہیں۔دوسری جانب مسلمانوں کا یہ کہنا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کذاب تھا دجال تھا اور اس کی سیرت و کردار میں انسانیت سے گرے ہوئے ہزار ہا عیوب و نقائص تھے۔فریقین اس کسی کے عقیدہ و نظریہ کو ماننے کو تیار نہیں تو اس کو بہترین حل مکالمات ہے۔

آئیے! ہم آپ کو دعوتِ مکالمہ دیتے ہیں۔مکالمات کے ذریعے سچائی کا اظہار کیا جائے۔ اگر کوئی بھی احمدی مرزائی قادیانی مکالمہ کرنا چاہے تو ہم ہمہ وقت حاضر ہیں ہماری سکائیپ آئی ڈی یہ ہے۔ **urduin**

عیسیٰ علیہ السلام کے دو حلیے اور قادیانی شبہات کا ازالہ

غلام نبی نوری

سوال:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مسیح اور آنے والے مسیح علیہ اسلام کا رنگ، حلیہ قد علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے۔لہذا عیسیٰ علیہ اسلام 2 ہیں؟

جواب:

اس طرح سے اگر دو عیسیٰ ہو جاتے ہیں تو دو موسیٰ بھی ماننا ہوں گے۔کیونکہ ایسا ہی اختلاف سراپا موسیٰ میں بھی اسی حدیث میں مذکور ہے ملاحظہ ہو:

ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الخَلْقِ إِلَى الحُمْرَةِ وَالبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ،۔

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذ قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء،رقم الحدیث3239)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ قد لمبا،گھونگھرالے بال والے تھے جیسے یمن کے قبیلہ شنوء ہ کے لوگ، اور عیسیٰ علیہ السلام درمیانہ قد سرخ وسفید رنگ،سیدھے بال والے۔

اور کتاب الانبیاء میں ہے:

رَأَيْتُ مُوسَى: وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ ۔۔۔(صحیح بخاری ،کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ،وھل اتاک حدیث موسیٰ،رقم الحدیث3394)

یعنی موسیٰ علیہ السلام دُبلے سیدھے بال والے تھے جیسے شنوء ہ کے لوگ اور عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد سرخ رنگ کے گھونگھرالے بال والے۔

پہلی حدیث میں موسیٰ علیہ السلام گھونگھرالے بال والے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام سیدھے بال والے۔اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام سیدھے بال والے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام گھونگھرالے بال والے۔پس دو موسیٰ اور دو عیسیٰ ہوئے۔

مزید ملاحظ کریں۔

رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى، فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ۔(ایضاً، رقم الحدیث3438)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ سرخ، بال گھونگھرالے اور سینہ چوڑا ہے۔لیکن موسیٰ علیہ السلام کا رنگ گندمی ہے۔موٹے بدن کے سیدھے بال والے جیسے جاٹ لوگ ہوتے ہیں پہلی حدیث کے موسیٰ

دبلے پتلے شنوءہ والوں کی طرح تھے اور اس حدیث کے موسیٰ موٹے بدن کے جاٹوں کی طرح ہیں۔ پہلی حدیث کے عیسیٰ کا رنگ سفید سرخی مائل ہے دوسری اور تیسری حدیث کے عیسیٰ کا رنگ بالکل سرخ۔ اس بناء پر جب دو عیسیٰ ہو سکتے ہیں ایک پہلا اور ایک ہونے والا تو موسیٰ بھی دو ہو سکتے ہیں۔ ایک پہلا اور ایک اور کوئی۔ ورنہ حقیقت میں نہ موسیٰ علیہ السلام کے حلیے میں اختلاف ہے نہ عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ وحلیہ میں جس سے کہ دو ہستیاں سمجھی جاسکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام کے بیان میں لفظ جعد کے معنے گھونگھرالے بال کے نہیں۔ بلکہ گٹھیلے بدن کے ہیں۔

مَعْنَاهُ شَدِيْدُ الْاَسْرِ وَالْخَلْقِ نَاقَةٌ جُعْدَةٌ اَى مُجْتَمِعَةُ الْخَلْقِ شَدِيْدَةٌ۔ (نہایہ ابن اثیر جلد 1 صفحہ 196)

یعنی جعد کے معنی جوڑ و بند کا سخت ہونا جعدہ اونٹنی مضبوط جوڑ بند والی۔

مجمع البحار میں ہے اَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ اَرَادَ جُعُوْدَةَ الْجِسْمِ وَهُوَ اجْتِمَاعُهٗ وَاكتنازه لا ضد سُبُوْطَةُ الشَّعْرِ لِاَنَّهٗ رُوِیَ اَنَّهٗ رَجِلُ الشَّعْرِ وَكَذَا فِیْ وَصْفِ عِيْسٰى۔ (مجمع البحار ص 196، ج 1 وفتح الباری ص 375، ج 6 باب واذ کر فی الکتاب مریم، ونووی شرح مسلم ص 94، ج 1)

یعنی حدیث میں موسیٰ وعیسیٰ کے لیے جو لفظ جعد آیا ہے اس کے معنے بدن کا گٹھیلا ہونا ہے نہ بالوں کا گھونگھر ہونا کیونکہ ان کے بالوں کا سیدھا ہونا ثابت ہے۔ اسی طرح لفظ ضربٌ اور جسم میں بھی اختلاف نہیں ہے۔ ضرب بمعنی نحیف البدن اور جسیم بمعنی طویل البدن۔

قال القاضی عیاض المراد بالجسم فی صفة موسى الزيادة فی الطول۔ (فتح الباری ص 375، ج 6 باب واذ کر فی الکتاب مریم)

یعنی صفت موسیٰ میں لفظ جیم کے معنے لمبائی میں زیادتی ہے۔

اسی طور سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ میں بھی اختلاف نہیں ہے۔ لفظ احمر کا صحابی راوی نے سخت انکار کیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں موجود ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِعِيْسٰى اَحْمَرَ۔ (اخرجہ البخاری فی الصحیح ص 489 ج 1 کتاب الانبیاء باب واذ کر فی الکتاب مریم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت میں احمر یعنی سرخ رنگ کبھی نہیں فرمایا۔ پس پہلا رنگ برقرار رہا یعنی سفید رنگ سرخی مائل لہٰذا رنگ وحلیہ کا اختلاف حضرت موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام سے مدفوع ہے اور حقیقت میں جیسے موسیٰ علیہ السلام ایک تھے عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک ہی ہیں۔

(ماخوذ از ختم نبوت فورم)

ختم نبوت فورم پر رکنیت اختیار کریں

انٹرنٹ کی دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا ترجمان واحد سوشل نٹ ورک جس میں عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت ﷺ، مدعیان نبوت کا تعاقب، دور حاضر کے جدید فتنوں اور دیگر کئی موضوعات پر ہزاروں کی تعداد میں تحاریر وتحقیقات موجود ہیں۔

اگر آپ انٹرنٹ یوزر ہیں اور مسلمان ہیں، مجاہد ختم نبوت ہیں مگر آپ ختم نبوت فورم پر کام نہیں کرتے تو پھر بڑی حیرت کی بات ہے کہ آپ ایک عظیم سوشل نٹ ورک سے دور ہیں۔ اس فورم پر رکنیت حاصل کریں اور رکنیت حاصل کرنے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے جس طرح فیس بک پر رکنیت حاصل کی جاتی ہے بالکل ایسے ہی ختم نبوت فورم پر رکنیت فارم پر کریں اور فورم میں داخل ہو کر اپنی تحاریر وتحقیقات پیش کریں، ہم فورم پر آپ کے منتظر ہیں۔

www.khatmenbuwat.org

پروفیسر حافظ غلام محی الدین

ادیان سماویہ میں امن وسلامتی کا ذکر اور اہمیت

گذشتہ سے پیوستہ

مبحث ثانی

قرآن وحدیث میں امن وسلامتی کا ذکر اور اہمیت

اسلام دین امن ہے ،یہ محبتوں کا گلدستہ ہے ،یہ صرف مسلمانوں کے لیئے ہی نہیں بلکہ جمیع اقوام عالم اور تمام مخلوقات کے لئے امن وسلامتی کا پیغام لے کے آیا ہے،اس کی ابتدا سے لے کر عروج تک تمام ادوار امن عالم کے لئے رہنمائی کرتے ہیں ،اسلام کی بنیادی کتاب قرآن پاک کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہو رہی ہے جس کا مطلب ہے اس اللہ پاک کے نام سے ابتدا جو رحمان بھی ہے رحیم بھی ہے رحمت و مودت اس کی بنیاد ہے،اللہ پاک نے اپنی صفت رحمت سے ابتدا فر مائی اور اپنے محبوب کو وما ارسلناک الا رحمتہ للعا لمین (۱۴) کا لقب عطا فرمایا آپ کی والدہ محترمہ کا نام نامی اسم گرامی آمنہ(امن دینے والی)اور جس ماں کی گود میں پرورش پائی حلیمہ (حلم،نرمی کرنے والی) نام ہوا،قرآن و حدیث امن وسلامتی کی اہمیت پر کس قدر زور دیتا ہے،اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے قرآن پاک کے فرامین امن وسلامتی کے حوالے سے اللہ پاک نے اس کائنات میں سب سے پہلے جو گھر بنوایا وہ امن کے لیے بنوایا ،قرآن پاک میں ہے

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ- فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

(ترجمہ کنزالایمان)

بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما،اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

دوسرے مقام پر بھی ہے فرمایا:

اولم یروا انا جعلنا حرما آمنا و یخطف الناس من حولھم (۱۶) کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین کو جائے امان بنایا اور اس کے ارد گرد سے لوگ اُچک لیے جا تے ہیں پھر سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے واذ جعلنا البیت مثابتہ الناس وآمنا (۱۷) اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو مرجع اور امان بنایا، بلکہ جناب سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے جب اس شہر مکہ کے لیے دعا کی تو تو امن کی دعا پہلے کی اور رزق ومعاش کی التجا بعد میں کی ان کی دعا بھی سورۃ بقرہ میں موجود ہے ،واذاقال ابرا ھیم رب اجعل ھذا بلدا آمنا وارزق اھلہ من الثمرات (۱۸) اور جب

عرض کی ابراھیم نے اے میرے رب اس شہر کو انمان والا کر دے اسکے باسیوں کو طرح طرح کے پھلوں سے رزق دے، خلافت ارضی سو پنے کا مقصد بھی قیام امن ہی ہے، جیسا کہ سورۃ النور میں موجود ہے وعداللہ الذین آمنو منکم واعملو الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خو فھم امنا(۱۹) اللہ پاک نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں حلافت دے گا جیسے ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لیے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا، اسی آیت کے تحت امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ اللہ پاک کا اپنے محبوب ﷺ سے وعدہ ہے کہ ان کی امت کو خلافت ارضی سونپے گا، وبھم تصلح البلاء (۲۰) اور ان کے زریعے شہروں کی اصطلاح فرمائے گا اور دنیا میں امن قائم فرمائے گا اس نعمت امن کی جب قدر نہ کی جائے تو پھر معاشرے تباہ برباد ہو جاتے ہیں، معاشی و معاشرتی احوال میں ابتری پیدا ہوتی ہے اس کی مثال دیتے ہوے قرآن مجید ارشاد فرما تا ہے سورۃ النحل میں فرمایا وضرب اللہ مثلاً قریتہ کانت آمنتہ مطمئنتہ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون(۱۲) اور اللہ تعالی نے مثال بیان فرمائی کہ ایک بستی جو امان واطینان میں تھی اس میں رزق ہر طرف آتا تھا تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی تو اللہ پاک نے اسے یہ سزا دی کہ اس پر بھوک اور خوف مسلط کر دیا یہ ان کہ اعمال کا بدلہ تھا، اسی طرح ایک معاشرتی معاشرہ قائم کرنے کے لیے قرآن پاک بار بار قتل و غارت گری کی مذمت کرتا ہے کہیں فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین (۲۲) دین میں جبر نہیں تو کسی جگہ پر فرمایا ومن یقتل مومنا متعمداًفجزاہ جھنم خالداًفیھا و غضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذاباً عظیماً (۲۳) اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ پاک کا غضب ہے اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے، اسی امن و سلامتی کے قیام کے لیے قصاص لازم کیا تا کہ کوئی بدامنی کی جسارت نہ کر سکے فرمایا: یا ایھا الذین آمنو اکتب علیکم القصاص فی القتلی (۲۴) اے ایمان والو تم پر لازم ہے کہ جو بے گناہ مارے جائیں ان کا بدلہ لو قانون قصاص کا مقصد ہی دہشت گردی اور بدآمنی کا خاتمہ ہے اللہ پاک کے بندوں کی صفات میں نرمی اور خیر ذکر کی گئی وعبادالرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا(۲۵) رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اسی طرح گدھے کی آواز کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا اور زمین پر اکڑ کر قدم رکھنے سے بھی منع فرمایا گیا ولاتمش فی الارض مرحا اور فرمایا ولا تصعرخدک الناس (۲۷) کسی سے ملاقات کرتے ہوئے اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر، تو جو مذہب کج روی اختیار نہیں کرنے دیتا، جو مذہب آواز نہ اُنچی کرنے دے وہ کسی سے ظلم وستم اور دہشت گردی کیسے برداشت کر سکتا ہے کسی کی جان، مال، عزت اور حرمت کے حوالے سے کیسے خاموش رہ سکتا ہے، قرآن پاک کے ایک

اور مقام پر اللہ پاک نے ان نازک معاملات کو اکٹھے ذکر فرمایا احکام عشرہ کے نام سے یہ احکام تورات میں بھی موجود ہیں، فرمایا قل تعالو ا اتل ما حر م ربکم علیکم الا تشر کو ا به شیا وبا لو لدین احسنا ولا تقتلو او لا د کم من املاق ۔۔۔۔الی ٰاخر ِ(۲۶) آپ فرماؤ میں تم پر تلاوت کروں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا اس کا شریک نہ ٹھہراو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گا کھلی اور چھپی ہوئی بے حیائی کے پاس نہ جاؤ کسی جان کو بلا وجہ قتل نہ کرو یہ تمہیں حکم دیا جاتا ہے تا کہ عقل کرو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر جو بہتر ہے جب تک وہ اپنی جوانی تک نہ پہنچ جائیں ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر جتنی اس میں وسعت ہو اور جب بھی بات کہو تو عدل کی بات کہو اگر چہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو ،اب احادیث مبارکہ میں امن وسلامتی کا ذکر کس قدر تواتر اور شدت کے ساتھ ہے اس کا اندازہ آپ ﷺ کے فرامین عالیہ سے لگایا جاسکتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا واللہ لا یو من واللہ لا یو من واللہ لا یو من قیل من یا رسول اللہ قال من لا یا من جا رہ بوائقه (۲۹) حضور نے فرمایا اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا عرض کیا حضور کون؟ فرمایا جس کا ہمسایہ اس کی بری حرکتوں سے محفوظ نہ ہو وہ مومن نہیں ہوسکتا اس طرح فرمان ہے المسلم من سلم لمسلمون من لسا نته ویدہ (۳۰) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور دوسرے مقام پر فرمان عالیشان ہے المسلم اخوا لمسلم لا یظلمه ولا یسلمه ومن کان فی حاجته اخیه کان اللہ فی حاجته (۳۱) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ بے سہارا چھوڑتا ہے جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا ہے، ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا لزوال الدنیا اھون عل اللہ من وقتل مومن بغیر حق (۳۲) کسی مومن کو بلاوجہ قتل کردینا اللہ پاک کے ہاں ساری دنیا تباہ کردینے سے زیادہ ہولناک ہے امن کی قدرومنزلت کو ایک حدیث پاک میں آپ ﷺ نے یوں بیان فرمایا امام بخاری نقل کر تے ہیں عن النبی ﷺ قال:من اصبح منکم آمناًفی سر به معافی فی جسد ہ ،عندہ طعا م یو مه فکا نما حیرہ ت له الدنیا (۳۳) نبی کریم ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں صبح امن سے اٹھے، جسم بھی صیح سلامت ہو اور ایک دن کا کھانا بھی اس کے پاس ہو وہ یوں سمجھے کہ دنیا کی ہر نعمت اسکے پاس موجود ہے، اس سے امن وسلامتی کی حیثیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے امن وسلامتی کے قیام کیلئے اسلام نے اخوت ومحبت رواداری، اخلاق حسنہ، افعال قبیحہ سے اجتناب کا حکم دیا، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اس بات کی شاہد ہے کہ جس وقت آپ نے مکہ کو فتح کیا تو وہ لوگ جو دن رات آپ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے رہے آپ ﷺ نے ان کے لئے فرمایا من دخل دار اُبی سفیان فھو آمن ومن اغلق با به فھو آمن (۳۴) جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوجائے وہ امن میں ہے جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہ بھی امن میں ہے یہ صرف اعلان ہی نہ تھا بلکہ

اس پر عمل بھی کر کے دکھایا سب کو عام معافی دی گئی اھل مکہ اتنے خوش ہوئے کہ کہنے لگے آج یوں لگا ہے جیسے قبروں سے نکل کر نئی زندگی ملی ہو اسی طرح آپ کا فرمان ہے لا تروعوا المسلم فان روعته المسلم ظلم عظیم (۳۵) کسی مسلمان کو خوفزدہ نہ کرو بے شک مسلمان کو خوفزدہ کرنا بہت بڑا ظلم ہے بلکہ ایک مقام پر حضور ﷺ نے ننگی تلوار لے کر چلنے سے بھی منع فرمایا نحھی رسول اللہ ان یتعاطی سیفاً مسلولا (۳۶) حالت جنگ میں بھی اسلام امن وسلامتی کا حکم دیتا ہے، عورتوں، بچوں، بوڑھوں پر وار کرنے سے منع کرتا ہے، اس پر ڈاکٹر صالح صاحب کی کتاب اخلاقیات الحرب فی السیرۃ النبویہ بہت خوب ہے۔

مبحث ثالث

تورات میں امن وسلامتی کا ذکر اور اس کی اہمیت

تورات وہ کتاب ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نازل ہوئی قرآن پاک کی آیات کے مطابق اگرچہ موجود تورات تحریف شدہ ہے اور اس میں بہت سی باتیں بعد میں شامل کی گئیں لیکن اس کے باوجود تورات میں آج بھی بعض مقامات پر امن وسلامتی اور معاشرے کی بہتری کے دروس موجود ہیں، تورات پرانا عہد نامہ میں شامل پہلی پانچ کتب، پیدائش، خروج، احبار، گنتی اور استثناء پر مشتمل ہے کتاب الخروج کے باب نمبر ۲۳ میں ہے کہ ”انصاف کا خون نہ کرنا جھوٹے معاملے سے دور رہنا، بے گناہوں اور صادقوں کو قتل نہ کرنا کیونکہ میں شریر کو راست نہ ٹھہراؤں گا، تو رشوت نہ لینا کیونکہ کے رشوت بیناؤں کو اندھا کر دیتی ہے اور صادقوں کی باتوں کو پلٹ دیتی ہے اور پردیسی پر ظلم نہ کرنا (۱) اس مقام قتل انسانی کی نفی بھی کی گئی ہے اور شر سے اجتناب کا بھی درس دیا ہے رشوت سے بیزاری بھی اور ظلم سے دوری بھی، اسی طرح دوسرے مقام پر محبت وآشتی کی فضا قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ اگر تیرے دشمن کا بیل یا گدھا تجھے بھٹکتا ہوا ملے تو ضرور اسے اس کے پاس پھیر کر لے جانا اور اگر تو اپنے دشمن کے گدھے کو بوجھ کے نیچے دبا ہوا دیکھے اور اس کی مدد کرنے کو جی نہ بھی چاہتا ہو تو بھی ضرور اُس کی مدد کرنا (۲) اب اس مقام پر اپنے دشمن کے گدھے یا بیل کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے در حقیقت یہ دشمن کے ساتھ نرمی ہی کا حکم ہے، اسی طرح خروج ہی کے باب نمبر ۲۲ میں حکم دیا جا رہا ہے کہ تو خون نہ کرنا، تو زنا نہ کرنا، تو چوری نہ کرنا، تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا، تو پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا، اور نہ اس کے غلام اس کی لونڈی اس کے بیل اور اس کے گدھے کا لالچ نہ کرنا اور اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا، (۳) اب اس مقام پر قتل انسانی کی صریح مذمت کی گئی ہے، وہ تمام معاملات جن سے معاشرے میں بدامنی پیدا ہوتی ہے ان سے منع کیا گیا ہے یہ وہ مقام ہے جہاں پہ دس وصیتیں کی گئی ہیں اور یہ دس وصایا مختلف مقامات پر اناجیل اربع اور قرآن پاک میں بھی موجود ہیں، ان میں توحید پر استقامت کے ساتھ ساتھ والدین سے حسن سلوک قتل، زنا، چوری سے اجتناب، امانت کی حفاظت، سچی گواہی، عدل وانصاف کا قیام اور ظلم وستم سے دوری کی وصیتیں ہیں اسی طرح استثناء میں باب نمبر ۲۲ میں قبیح افعال سرانجام دینے والوں پر لعنت بھی کی گئی ہے، ”لعنت ہے اس پر جو ماں باپ کو حقیر جانے لعنت ہے اس پر جو پڑوس کی حد کے نشان کو مٹائے، لعنت ہے اس پر جو اندھے کو راستے سے گمراہ کرے، لعنت ہے اس پر سے

جو پردیس، یتیم، بیوہ کے مقدمے کو بگاڑے ۔۔۔ لعنت ہے اس پر جو بے گناہ کو قتل کرنے کے لئے انعام لے اور سب لوگ کہیں آمین اسی طرح ایک مقام پر یہ حکم بھی دیا گیا کہ یہ میرے احکام ہیں ان پر عمل کرو گے تو امن وسلامتی میسر آئے گی تورات کی کتاب احبار کے باب نمبر ۲۶ میں حکم ہے "اگر تم میری شریعت پر چلو اور میرے حکموں کو مانو اور ان پر عمل کرو تو میں تمہارے لیے بروقت مینہ برساؤں گا اور زمین سے اناج پیدا ہوگا، میدان کے درخت پھلیں گے، پیٹ بھر کر روٹی کھایا کرو گے اور اور چین سے اپنے ملک میں بسو گے اور میں امن بخشوں گا اور تم سوؤ گا تم کو کوئی نہیں ڈرائے گا اور میں برے درندوں کو ملک سے نیست کر دوگا اور تلوار تمہارے ملک میں نہیں چلے گی (۵) ان تمام احکامات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ تورات میں امن وسلامتی کا نہ صرف ذکر موجود ہے بلکہ اس کی اہمیت کے پیش نظر بدامنی پھیلانے والے پر لعنت بھی بھیجی گئی ہے اور اعمال صالحہ کے نتیجہ میں امن کی نوید بھی سنائی گئی ہے، اسی طرح یہودیوں کی کتاب امثال کے باب نمبر ا میں حضرت سلیمان کی وصیت موجود ہے، اے میرے بیٹے! اگر گنہگار تجھے پھسلائیں تو رضامند نہ ہونا، اگر وہ کہیں ہمارے ساتھ چل ہم خون کرنے کے لئے تاک میں بیٹھیں اور چھپکر بیگناہ کے لئے ناحق گھات لگائیں ہم ان کو اس طرح جیتا اور سمو چانگل جائیں جس طرح پاتال مردوں کو نگل جاتا ہے ہم کو ہر قسم کا نفیس مال ملے گا ہم اپنے گھر کو لوٹ سے بھر لینگے تو ہمارے ساتھ چل ہم سب کی ایک ہی تھیلی ہوگی تو اے میرے بیٹے! تو ان کے ہمراہ نہ جانا انکی راہ سے اپنا پاؤں روکنا کیونکہ ان کے پاؤں بدی کی طرف دوڑتے ہیں اور خون بہانے کے لئے جلدی کرتے ہیں کیونکہ پرندوں کی آنکھوں کے سامنے جال بچھانا عبث ہے اور یہ لوگ تو اپنا ہی خون کرنے کے لئے تاک میں بیٹھے ہیں اور چھپکر اپنی اپنی ہی جان کی گھات لگاتے ہیں نفع کے لالچی کی راہیں ایسی ہی ہیں (۶) اسی طرح امثال کے باب ۶ میں بڑا خوبصورت پیغام ہے سات چیزیں ہیں جن سے خدا کو نفرت ہے اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، بے گناہ کا خون بہانے والے ہاتھ، برے منصوبے باندھنے والا دل، شرارت کے لئے تیز رو پاؤں جھوٹا گواہ جو دروغ گوئی کرتا ہے اور جو بھائیوں میں نفاق ڈالتا ہے (۷) اس طرح محبت کے حوالے سے یہ دو خوبصورت جملے ہماری رہنمائی کرتے ہیں محبت والے گھر میں ذرا سا ساگ پات عداوت والے گھر میں پلے ہوئے بیل سے بہتر ہے غضبناک آدمی فتنہ برپا کرتا ہے (۸) دشمن کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے یہ حکم دیا اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اسے روٹی کھلا اور اگر پیاسا ہو تو پانی پلا (۹) ان تمام حوالہ جات سے یہ نتیجہ صفحہ نکلتا ہے کہ یہودیت کے مذہبی سرمایہ میں بھی امن وسلامتی کا ذکر اور اس کی اہمیت کے حوالے سے بہت پند ونصائح موجود ہیں اور معاشرتی واخلاقی زندگی کو پر امن بنانے کے لیے اچھی اقدار کی حوصلہ افزائی کے سامان موجود ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ یہودیت کے علمبرداران فرامین پر عمل کرتے ہوئے امن وسلامتی کی فضا قائم کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور اس جہاں رنگ و بو کو امن کی خوشبو مہکا دیں۔

مبحث رابع

اناجیل میں امن وسلامتی کا ذکر اور اس کی اہمیت

انجیل وہ کتاب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی

،آج اس انجیل کو اناجیل اربعہ کے نام سے جانا جاتا ہے وہ چار کتابیں متی ،لوقا،مرقس اور یوحنا کہلاتی ہیں ان کتب میں بھی اسلامی عقیدہ کے مطابق تحریف موجود ہے لیکن اس کے باوجود ان میں امن وسلامتی اور معاشرے کی بہتری کے کثیر پہلو موجود ہیں ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آپ وہ ہستی ہیں جن کو زندہ آسمان پر اُٹھالیا گیا اور قرب قیامت میں آپ کا نزول ہوگا آپ کی گز شتہ زندگی عفوو درگز رمحبت واخوت ،امن وسلامتی اور عاجزی وانکساری کا نمونہ ہے آپ نے اپنی امت کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا ،انجیل متی کے باب نمبر ۵ میں ہے ،مبارک ہے وہ جو حلیم ہیں کیوں کہ وہ زمین کے وارث ہوں گے ،مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آمودہ دیکھانا ہے ،مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا ،مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے ،مبارک ہیں وہ جو صلح کرواتے ہیں (۱) اب ان مرسیامیں امن وسلامتی کے کتنے دریا موجزن ہیں ،حلم ورحم اور صلح کے ابواب کھلتے نظر آتے ہیں ،قتل انسانی سے روکنے کے لیے آپ کا ایک اور فرمان کتاب متی کے باب نمبر ۵ میں موجود ہے ،آپ نے فرمایا ’’تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لا ئق ہو گا لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی سے غصے ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو اس کو احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزا وار ہو گا (۲) اب یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ قتل انسانی بہت بڑا جرم ہے یہ بات تم سے پہلے لوگ یعنی یہودی بھی جانتے ہیں کہ قتل انسانی تو جرم کبیر ہے ہی جو کوئی اپنے بھائی پر ناراض بھی ہوا تو اس کو بھی عدالت کی سزادو اور جو کسی کو پاگل کہے وہ بھی سزاوار ہے غلطی کر رہا ہے اور کسی احمق کے لفظ سے پکانے والا تو دوزخ کا حق دار ہے اب انجیل تو کہ رہی ہے کہ کسی کو احمق کہنے سے بھی انسان دوزخی ہوتا جاتا ہے تو جو ڈیزی کٹر بموں کی برسات سے افغانستان ،عراق ،فلسطین ،غزہ اور شام میں لا کھوں انسانوں کو شہید کروایا گیا یہ کس انجیل پر عمل پیرا ہیں ،اسی طرح ایک اور مقام پر تو جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ تاریخی جملے جن کو عیسائی دنیا بڑے فخر سے پیش کرتی ہے وہ بھی امن وسلامتی ہی سے متعلق ہیں ،متی کے باب خامس میں آپ نے فرمایا ’’تم سن چکے ہو کہ آنکھ کے بدلے آنکھ ،دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے ،دوسرا بھی اس کی طرف کردو اگر کوئی نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چونحہ بھی اسی لے لینے دینا ،اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جا ئے تو اس کے ساتھ دو کوس چلا جا ،جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والو کے لئے دعا کرو (۳) اب یہ احکام اپنے مفہوم میں کس قدر صریح ہیں ،کہ اگر کوئی تھپڑ مارے تو دوسرا رخسار پیش کرو ،دشمن سے بھی محبت کرو ،ستانے والوں کو دعا دو آج اگر عیسائی دنیا ان فرامین کو حرز جان بنا لی تو کم از کم یہ تباہ و بربادی اور ظلم وستم تو سامنے نہ آتا ،شام کے قافلے کہیں سمندوں کی نذر ہو رہے ہیں تو کہیں داعش کے قاتلوں کے ہاتھ لقمہ اجل بن رہے ہیں تو کہیں جبھتہ النصرتہ گلے کاٹ رہی ہے

بقیہ آئندہ شمارہ میں ان شاءاللہ

چیئرمین پیمرا کے نام کھلا خط

بخدمت جناب چیئرمین پیمرا پاکستان

جناب محترم!

13 جون 2016 کو پاکستان کے معروف ٹی وی چینل آج ٹی وی کی رمضان نشریات کے پروگرام میں اینکر پرسن حمزہ عباسی نے قانون ناموس رسالت ﷺ اور قادیانی کمیونٹی کے قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ نیز بڑی شد و مد کے ساتھ یہ کہا کہ ریاست کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ جناب چئیرمین یہ دونوں قوانین مسلمانون کے بنیادی عقائد کا حصہ ہیں جن میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی شعوری کوشش آج ٹی کے مذکورہ پروگرام میں کر کے پاکستان کے بائیس کروڑ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ پاکستان میں پہلے بھی ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے عوام الناس میں انتہائی خطرناک قسم کا انتشار پیدا ہوتا ہے ہم مسلمان کسی بھی قیمت پر ناموس رسالت ﷺ پر سودے بازی کرنے کو تیار نہ ہوں گے اس لیے بار بار ایسے نازک معاملات کو ہوا دے کر عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جاتی ہے یہاں بطور پیمرا کا سربراہ ہونے کے آپکی ذمہ داری بنتی ہے کہ چینل اور اینکر پرسن کے خلاف ایکشن لیا جائے اور اس چینل پر پابندی لگائی جائے نیز اینکر پرسن کو پاکستان کے آئین اور قانون کو تنقید کا نشانہ بنانے پر اسکے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔ اگر آپ ذمہ داران کے خلاف کوئی مناسب اقدام نہیں اٹھاتے تو پھر مجبورا ان عناصر کے خلاف عوام کو اٹھنا ہو گا ایسا نہ ہو کوئی اور ممتاز قادری پیدا ہو جائے اور یہ معاملہ مزید انتشار کا باعث بن جائے۔ قومی اسمبلی نے ایک ماہ کی طویل بحث کے بعد اور قادیانی وفد کو ان کے عقائد کی وضاحت کا پورا موقع دینے کے بعد متفقہ طور پہ یہ فیصلہ کیا کہ قادیانی جماعت کسی طور بھی اسلام کا حصہ نہیں ان کے عقائد نہ صرف اسلام سے مختلف ہیں بلکہ اسلام کے خلاف ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے باغیوں کی اسلامی ریاست میں کیا اہمیت ہے اور انکی سزا کیا ہے اس کا فیصلہ خلیفہ اول افضل البشر بعد الرسل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چودہ سو سال پہلے ہی فرما دیا تھا۔ پاکستان اسلام کے نام پہ بنا ہے اور اسلامی ریاست کو کسی کو کافر قرار دینے کا حق ہے یا نہیں اسکا فیصلہ چودہ سو سال پہلے ہی ہو چکا۔ اس لیے امت مسلمہ کے اس متفقہ عقیدہ کو بار بار تنقید کا نشانہ بنا کے عوام کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ خود ہتھیار اٹھا کر اپنے عقائد کی حفاظت کریں۔ اس لیے ایک ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے اور بطور مسلمان آپ پر لازم ہے کہ آپ ذاتی طور پر اور اپنے عہدے کی ذمہ داری کے طور پر اس معاملے میں ملوث عناصر اور ٹی وی چینل کے خلاف موثر کاروائی کی جائے تاکہ دوبارہ کسی کو ایسی مذموم جرات کرنے کی ہمت نہ ہو۔

والسلام

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم: مفتی سید مبشر رضا القادری

نائب منتظم اعلیٰ: ساحل کاہلوں، ضیا رسول، غلام نبی نوری

فیس بک کے معروف پیجز

کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ختم نبوت فورم، مجاہدین ختم نبوت سوشل میڈیا سیل جاگو مسلمانوں جاگو، حضور کی تعظیم، سنی ڈیفینس اینڈ میڈیا سیل، جاگو سنی جاگو سنی ببر شیر، حق حق سنی حق، راہ حق، ڈی چوک غازی، ممتاز قادری لورز فورم

ایڈمن پیجز: غلام نبی نوری، ضیاء رسول، داور عزیز، ابو الھادی عبد القادر اشرفی، شیر علی قادری، علامہ زید مصطفیٰ رضوی، مہران رضا عطاری، محمد عثمان صدیقی، سید شیراز حسین گیلانی، ملک شباب حسن عطاری قادری، جنید رضا، مہر فیصل، اسامہ نصیر عطاری، مولانا خلیل الرحمن رضوی

Mirza Ghulam Ahmad's Insults Jesus Christ PBUH

Dawar Aziz

The founder of the Ahmadiyya Cult, Mirza Ghulam Ahmad of Qadian(died 26May 1908)has been famous for using an absolute provocative and abusive language for his opponents throughout his life. From a layman to any religious scholar of Mirza's era no one was immune from his derogatory insults and foul mouthing. Though claiming to be a 'Promised Messiah' he frequently called his opponents as bastards, pigs, bitches, lairs and what not. His writings are full of examples of such speech and comments.

It is however most astonishing and shameful to note that although his claim was to be of a Promised Messiah, who was to come in the likeness of Jesus Christ AS-as Jesus The Son of Mary died of natural death in Kashmir India and is buried there according to his claim, Mirza Ghulam Ahmed hurdled insults to Jesus to an extent that is beyond any levels of tolerance for anyone who loves, revere and respects Jesus AS. Reproducing some of those insults here is only for the purpose of exposing this'Love for all, Hatred for None' slogan of his cult and exposing the true nature of Mirza's message.

'His(Jesus) family is also very pious and pure sarcastic comment: writer. Three of his grandmothers were adulterers and prostitutes of whom bloodline he was born. This perhaps was also a requirement to be a God. His tendency and company with whores was probably due to this family history, otherwise no pious man would ever allow a young whore to touch his head with her unclean hands and massage his hair with the oil earned from prostitution money or rub her hair on his feet '(RohaniKhazain, Vol 11,page 291)

At another place Mirza writes while addressing a priest,'What was Messiah's character according to you: a carefree, a drinker, neither pious nor a dedicated worshipper or a truth follower, proud, self-righteous and a claimer of Divinity'. (RohaniKhazain, Vol 9,page 387)

Mirza also claimed that Jesus AS had lost his mind and became mentally ill as he notes',For these reasons his (Jesus)'blood brothers were used to be very upset with him. They were certain that he(Jesus) for sure had some mental disorder and wanted him to be treated properly in some mental clinic so that God may cure him'. (RohaniKhazain, Vol 11,page 290)

There are dozens of other examples where Mirza Ghulam Ahmad has been extremely insulting towards Jesus Christ and they can be found in his writings and speeches. Mirza's followers present a defence that Mirza actually attacked the Messiah as presented in The New Testament and not Eisa AS the beloved prophet of Islam. This defence is baseless because no matter how Messiah is presented in The New Testament, it is globally accepted that he is the same Eisa of The Quran. Just win an argument over Christians, Mirza has used extreme rude and insulting language towards a mighty messenger of Allah which by no means is acceptable, not to a Christian but to any Muslim either.

ماہنامہ مجلہ الخاتم کے لیے دنیا بھر سے نمائندہ گان کی ضرورت ہے

مجلہ الخاتم کے لیے پاکستان کے مختلف شہروں علاقوں اور دنیا کے مختلف ملکوں سے نمائندہ گان کی ضرورت ہے۔اگر بالفرض پاکستان کے شہر اسلام آباد کے لیے ہمارا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اسلام آباد کے ساتھیوں کے لیے تمام رسائل ہمارے نمائندہ کے پاس بھیجنے جائیں گے پھر نمائندہ پر لازم ہوگا کہ اپنے علاقہ سے رابطہ کرنے والے دوستوں کو رسائل پہنچادے۔اگر آپ بھی نمائندگی کے خواہشمند ہیں تو جلد رابطہ کریں یاد رہے کہ نمائندہ کے لیے لازم ہے کہ ہر ماہ کم از کم 25 رسائل خرید فرمائے اور ادارہ کو اس کی قیمت ادا کرے۔ابھی رسالہ کی قیمت 30 روپے مقرر کی گئی ہے۔

پاکستان میں" الخاتم" کے نمائندہ گان کے رابطہ نمبرز

محمد اویس شاہد	03408365636	سائٹ ایریا کراچی
حسن رضا	03454749318	لاہور
شاہد مبین	03338439170	سیالکوٹ
قاضی سلمان حبیب	03435321754	تلہ گنگ چکوال
خرم محمود گوندل	03236920942	فیصل آباد
سید فضل الرحمٰن	03017778002	بہاولپور
محمد ابوبکر صدیق	03076292454	سرگودھا
ضیاء رسول	03007376730	بہاولنگر
توقیر احمد اشرفی	03224474420	لاہور
محمد نعمان	03336148808	ڈیرہ اسماعیل خان

شعیب مصطفیٰ	03065820992	ہارون آباد
سلمان احمد	03465700838	راولپنڈی
سجاد رسول	03084647169	بہاولنگر
شیراز بٹ	03127196696	فیصل آباد
عامر عطاری المدنی	03113293392	کراچی فیضان مدینہ
جمال	03138574060	کوئٹہ
رانا عاصم	03018287727	لاہور
انجینئر محمد خرم گوندل	03236920942	فیصل آباد
عثمان اشرف عاطر	03345812767	آزاد کشمیر

مجلہ الخاتم پاکستان کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف ممالک میں بذریعہ ڈاک روانہ کیا جاتا ہے، مجلہ کا پہلا شمارہ جس کی تعداد 1000 تھی لیکن دوسرا شمارہ 1500 کی تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے، الحمد للہ مجلہ کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے۔مخیر حضرات سے تعاون کی بھرپور اپیل کی جاتی ہے کیوں کہ مجلہ کی چھپوائی اور ڈاک خرچ وغیرہ بہت کثیر ہیں۔مخیر حضرات 100،200،500 رسالوں کی قیمت ہر ماہ اپنے اپنے ذمہ لے لیں۔آپ کے تعاون کا انتظار رہے گا۔

رابطہ دفتر 3247448814 92+

تقابل ادیان اور ردِ مستشرقین پر ایک عظیم علمی درس گاہ کا قیام

کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ جو کہ آن لائن چار سالہ درس نظامی (عالم دین کورس) کروانے کا منفرد ادارہ ہے جس میں الحمدللہ دنیا بھر سے سینکڑوں طلباء وطالبات علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی ادارہ نے ایک عظیم علمی کام کرنے کی نیت کی ہے، ہم ایک ایسا ادارہ بنانا چاہ رہے ہیں جس میں تقابل ادیان کا مطالعہ ہوں جس میں ایسے علماء تیار کیے جائیں جو درس نظامی کے علاوہ، عالمی مذاہب کی کتب کا بھی ادراک رکھتے ہوں۔ ایک ایسی عظیم درس گاہ کی ضرورت ہے جس میں معاندین اسلام جیسے عیسائی، یہودی، بدھ، ہندو، ملحدین، قادیانی وغیرھم کے ہر سوال کا جواب دینے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہو۔ ایسی علمی درس گاہ کہ جس میں کسی مسلک یا فرقہ کی بات نہ کی جاتی ہو، ایسی علمی درس گاہ کی ضرورت ہے جس میں عربی، انگلش کے ماہرین علماء تیار کیے جاتے ہوں۔

الحمدللہ کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام ایک ایسے ہی علمی پروجیکٹ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ گوجرانوالہ کی سرزمین پر ایک کنال رقبہ پر محیط ایک عظیم علمی درسگاہ کا قیام عمل میں آ رہا ہے جس میں آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

آپ تمام سے مودبانہ عرض ہے کہ اس مرتبہ اپنے تمام صدقات چاہے واجبہ ہوں یا نافلہ زکوۃ و فطرات وغیرھا سبھی صدقات ادارہ کنزالایمان کو دیں تا کہ دینی کاموں میں معاونت ہو جائے۔

ہمارے درج ذیل پراجکٹس ہیں:

1: گوجرانوالہ میں ایک کنال ارضی خریدنی ہے جس کی رقم 23 لاکھ روپے ہے اس ادارہ میں تقابل ادیان پر تعلیمات ہوں گی ان شاءاللہ۔

2: بحال کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی بلڈنگ کرایہ پر ہے جس کے ماہانہ اخراجات 18000 کے قریب ہیں یاد رہے کہ اس ادارہ میں بچے اور بچیاں بالکل فری علم دین حاصل کرنے آتے ہیں۔

3: اس کے علاوہ ختم نبوت کے حوالے سے کئی قسم کے اخراجات ہوتے ہی رہتے ہیں، جیسے رسائل وجرائد کی اشاعت وغیرہ

آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ ادارہ کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تعاون کو یقینی بنائیں۔

ہمارا وقتی طور پر بنک اکاونٹ جس میں آپ اپنی رقم ارسال کر کے ہم کو اطلاع کر سکتے ہیں۔

بنک اکاونٹ

MCB
PK62MUCB0700805941003258
Branch Cod:1034
Branch jinnah Road Near Crown Cinema Gujranawala Pakistan

خادم کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ: مفتی سید مبشر رضا القادری

فون نمبر، وٹس ایپ نمبر +92-3247448814